لیئے یہ فرق ہمیں معلوم ہے۔ اگر عربی زبان پڑھی ہوتی ہمیں پتہ ہوتا ادراک اور دیکھنے میں کیا فرق ہے۔ See کا مطلب ہے عام دیکھنا۔ Look کا مطلب عام دیکھنا نہیں ہے بغور دیکھنا ہے۔ دیکھنا تو عام دیکھنا ہے، ادراک عام دیکھنا نہیں ہے، ادراک کا مطلب ہے کسی چیز کو ہر طرف سے دیکھ لیا جائے۔ ہر سمت سے دیکھ لیا جائے ہر جہت سے دیکھ لیا جائے ہر اعتبار سے دیکھ لیا جائے۔

کسی چیز کو اپنی نگاہوں کے احاطے میں لے لیا جائے کسی چیز کو نظروں کے گھیرے میں لے لیا جائے تو یہ ادراک ہے۔ ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں میں کراچی گیا جب واپس آیا تو میں نے آپ کو بتایا کہ میں کراچی سے آیا ہوں۔ کلفٹن گیا سمندر دیکھا، بڑا لطف آیا آپ نے کہا اچھا تو آپ نے کلفٹن دیکھا ہے آپ نے سمندر دیکھا ہے۔ آپ کہنے لگے ہاں جی آپ نے سمندر دیکھا ہے، میں نے کہا میں نے سمندر دیکھا ہے، تو سمندروں میں مچھلیاں ہوتی ہیں۔ وہ بھی آپ نے دیکھی ہوں گی میں شرمندہ ہوا نہیں جی وہ تو نہیں دیکھیں اچھا چلو نہیں دیکھیں سمندروں کی لہروں میں موتی ہوتے ہیں وہ بھی آپ نے دیکھیں ہوں گے۔ میں پھر شرمندہ ہوا میں نے کہا موتی بھی میں نے نہیں دیکھے وہاں پر بحری جہاز ہوتے ہیں وہ بھی دیکھے ہوں گے، میں پھر شرمندہ ہوا نہیں جی وہ بھی نہیں دیکھے، میں نے کہا تم عجیب آدمی ہو۔

جب میں سمندر گیا تھا بحری جہاز اس وقت سمندر میں نہیں تھے۔ میں نے یہ کب کہا کہ میں نے سارے سمندر کو دیکھا ہے، پورے سمندر کو دیکھا ہے سمندر کو کھنگال ڈالا ہے۔ سمندر کے چپے چپے کو دیکھا ہے میں نے یہ کب کہا کہ سمندر میں میں نے غوطہ زنی کی ہے۔ ارے نہیں میں تو ساحل پہ کھڑا ہوا نگاہ میں نے دوڑائی جتنا میری نگاہ نے کام کیا جہاں تک میری نظر گئی میں نے سمندر دیکھ لیا۔ ارے ہم یہ کب کہتے ہیں کہ سرکار نے رب کو ہر طرف سے دیکھ لیا ہے، ہم یہ کب کہتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے رب کو ہر جہت سے دیکھ لیا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے رب کو اپنی آنکھوں کے گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور رب کا احاطہ کر لیا ہے۔ ارے ہم تو اتنا کہتے ہیں۔ جتنا دیکھنے والا دیکھ سکا، جتنا دکھانے والے نے دکھانا چاہا بس سرکار نے اتنا رب کو دیکھ لیا بات ختم ہو گئی۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ سرکار ﷺ نے یہ سفر کیا ہے۔

آج کل مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں کو پتہ نہیں چلتا سچ کیا ہے جھوٹ کیا ہے۔ بھئی یہ بھی عالم ہیں وہ بھی عالم ہیں۔ یہ بھی قرآن پڑھتے ہیں وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے رب کو دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے رب کو نہیں دیکھا۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا کس کی بات مانیں، مولا ہمیں سچ کا پتہ کیسے چلے گا۔ کسی نے کان میں کہہ دیا تم پریشان کیوں ہوتے ہو سچ کا پتہ اس سے پوچھ لو جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ بھئی جو سب سے بڑا سچا ہے تم اس سے پوچھ لو، جہاں سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سچ ملا ہے تمہیں بھی مل جائے گا۔ بھئی ابو بکر کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لقب کب ملا، اور کیسے ملا، جب معراج کی رات کی صبح ہوئی۔ سرکار ﷺ نے واقع معراج کا ذکر فرمایا، کافروں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا، وہ بڑے خوش ہوئے۔ دشمن خوش ہو تو سوچنا چاہیے کہ وہ کیوں خوش ہو رہا ہے، بھئی کافر، سرکار ﷺ کی عظمت پر تو خوش نہیں تھے۔

وہ تو خوش اس لیئے تھے کہ وہ ہمیشہ اس فکر میں رہتے اس تاڑ میں رہتے کسی طرح معاذ اللہ سرکار سرکار ﷺ کو جھوٹا ثابت کر سکیں اور انہیں موقع نہیں ملتا تھا۔ اس لیئے سرکار جو کچھ فرما دیتے تھے وہ سچ ہو جاتا تھا۔ اب جب سرکار ﷺ نے واقع معراج کا ذکر فرمایا۔ تو کفار نے نعرہ مارا، آج تو مسلمانوں کے نبی ﷺ نے ایسی بات کر دی کہ معاذ اللہ خود کہہ کے پھنس گئے یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی سچ مان ہی نہیں سکتا ذرا پکڑو سب سے پہلے ابو بکر کو بات بات پہ جو نبی ﷺ کی سائیڈ لیتے ہیں۔ بات بات پہ جو نبی ﷺ کی حمایت کرتے ہیں، بات بات پہ جو نبی ﷺ کی تائید کرتے ہیں، اب کیسے کہیں گے کہ نبیؐ سچے ہیں۔ جب سیدنا ابو بکرؓ کو ڈھونڈا تو پتہ چلا کہ آپ یہاں تشریف فرما نہیں ہیں۔ اب کافر گھات میں ہیں انتظار میں ہیں۔ جیسے ہی ابو بکرؓ پہنچے کافر بھی ابو بکر کے پاس پہنچ گئے، بھئی ابو بکر یہ بتاؤ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں راتوں رات مسجد حرام سے چلا مسجد اقصیٰ پہنچا اور بھی پتہ نہیں کہاں کہاں کی سیر کی اور راتوں رات واپس آ گیا کیا خیال ہے یہ بات کہنے والا سچا ہو گا یا جھوٹا

ہو گا۔ابو بکر غور فرماتے ہیں آخر یہ مجھ سے ہی کیوں پوچھ رہے ہیں اتنے بے شمار لوگ ہیں کسی اور سے پوچھ لیتے ابو بکر فرماتے ہیں یہ بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ بتاؤ یہ قول ہے کس کا۔ یہ فرمان کس کا ہے یہ دعویٰ کس کا ہے۔جب کافروں نے دیکھا ابو بکر اس طرح نہیں بتائیں گے تو کفار کو بتانا پڑا۔کہ یہ دعویٰ اس ہستی نے کیا ہے جس کا آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔جس کی غلامی پہ آپؓ ناز کرتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کفار کا جواب سنا اور کیا فرمایا۔کیا یہ فرمایا کہ تم تو کافر ہو تمہارا کیا اعتبار مجھے ذرا بارگاہ رسالت ﷺ میں جانے دو۔ پوچھنے دو تصدیق کرنے دو۔ ذرا سرکار ﷺ سے پوچھ لوں پھر میرے پاس آنا پھر میں بتاؤں گا۔کیا ابو بکرؓ نے یہ فرمایا۔نہیں یارو ابو بکرؓ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ فوراً کہا میں گواہی دیتا ہوں سرکار ﷺ نے یہ سفر کیا ہے۔ جب حضور ﷺ تک ابو بکرؓ کی گواہی کی خبر پہنچی تو پھر آپ ﷺ نے ابو بکرؓ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لقب عطا فرمایا۔یہ واقع اسی طرح ہے ناں کوئی ڈنڈی تو نہیں ماری ویسے یارلوگ ڈنڈا مار جاتے ہیں ہمیں پتہ نہیں چلتا۔

صحابیؓ خدا کی عبادت سے نہیں مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے بنتا ہے

یارو واقعہ معراج تو آپ نے سن لیا۔لیکن قصہ گوئی مقصد نہیں ہوتا۔سبق سیکھنا یا سکھانا مقصد ہوتا ہے۔واقعہ معراج سے دو سبق ملتے ہیں۔آج کل کچھ لوگ صحابہؓ کا ذکر بہت کرتے ہیں،صحابہؓ کی عظمت کے گن بہت گاتے ہیں،صحابہؓ کی عظمت کے نعرے بہت لگاتے ہیں۔لیکن ان کے سامنے نبی ﷺ کی عظمت کا ذکر کیا جائے تو ان کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں۔انہیں کفر و شرک کی بو آنے لگتی ہے۔پھر انہیں فتوے یاد آنے لگتے ہیں۔یہ بھی عجیب مسئلہ ہے صحابیؓ کی عظمت کو مانتے ہیں نبی ﷺ کی عظمت کا انکار کرتے ہیں۔

صحابیؓ کی عظمت بہت ہے سرکار ﷺ نے فرمایا میرا صحابیؓ مٹھی بھر جو اللہ کی بارگاہ میں خرچ کرے بعد

میں آنے والا میرا امتی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے،احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے والے کو وہ ثواب نہیں ملے گا۔جو باری تعالیٰ میرے صحابیؓ کو عطا فرمائے گا۔اب جب صحابیؓ کی اتنی عظمت ہے تو ہم چاہیں ہم بھی صحابیؓ بن جائیں۔کیا دن رات نمازیں پڑھیں صحابیؓ بن جائیں گے، کبھی نہیں۔کیا ہر روز روزہ رکھیں کیا صحابیؓ بن جائیں گے کبھی نہیں۔کیا ہر سال حج کو چلے جائیں صحابیؓ بن جائیں گے کبھی نہیں۔کیا اپنا سارا مال اللہ کی بارگاہ میں خرچ کر دیں صحابیؓ بن جائیں گے کبھی نہیں۔کیا زکوٰۃ اور صدقہ خیرات ادا کریں کیا صحابیؓ بن جائیں گے کبھی نہیں۔کمال ہے صحابیؓ روزے سے نہیں بنتا،نماز سے نہیں بنتا،زکوٰۃ سے نہیں بنتا،صدقہ خیرات سے نہیں بنتا۔پھر صحابیؓ کیسے بنتا ہے۔صحابیؓ خدا کی عبادت سے نہیں بنتا مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے بنتا ہے۔سرکار ﷺ کے دیدار کے صدقے میں یہ عظمت ملتی ہے۔پھر نبی ﷺ کی عظمت کا انکار کیسے کر سکتے ہو۔ہم نبی ﷺ کی عظمت کی خاطر حدیث کے ثبوت پیش کریں تم کہتے ہو یہ حدیث ضعیف ہے اس کا راوی کمزور ہے۔ہم اس حدیث کو صحیح نہیں مانتے یہ حدیث ضعیف ہے

یہ لوگ وہ ہیں۔جو صحابہ کی عظمت کے ڈنکے پیٹتے ہیں اور ان کا طریقہ کار یہ ہے،مسلمان راوی کو بہانا بنا کر سرکار ﷺ کی حدیث کا انکار کر دیتے ہیں۔لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نعرے بہت لگاتے ہیں۔یارو اگر آپ کو موقع ملے تو ان لوگوں سے پوچھنا،صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام کے نعرے لگانے والو۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے گن گانے والو،صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ سنت ہے نبی کی عظمت کا ذکر اگر کافر سے سنو تو اس کا بھی انکار مت کرو۔ہم سرکار ﷺ کی عظمت کے ثبوت میں حدیث پیش کریں تم مسلمان راویوں کا انکار کرتے ہو،وہ راوی جو کلمہ گو ہیں،جو مسلمان ہیں۔جو سرکار ﷺ کے غلام ہیں،جو سرکار ﷺ کے صحابہؓ ہیں تم ان کا بہانہ بنا کر حدیث کا انکار کر دیتے ہو،۔جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت یہ ہے کہ نبی ﷺ کی عظمت کا ذکر کافر سے بھی سنو تو تم اس کا انکار بھی مت کرو۔اگر کافر ہے تو ہوتا رہے عظمت تو میرے نبی ﷺ کی بیان کر رہا ہے۔

ہمیں اغیار سے نہیں واسطہ ہمیں تو یار سے واسطہ ہے۔

سچ کا پتہ زبان رسالت ﷺ سے چلتا ہے۔

پہلا سبق بیان کر دیا دوسرا سبق یہ ہے سرکار ﷺ کے سفر معراج کی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی غور کرنے کا مقام ہے کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ساتھ گئے تھے۔ کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سرکار ﷺ کو جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ نہیں یارو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ساتھ بھی نہیں گئے اور سرکار ﷺ کو جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔ پتہ چلا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی تو آنکھ کی گواہی نہیں تھی، اور نہ عقل کی گواہی تھی سفر معراج معجزہ ہے اور عظیم معجزہ ہے۔ معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں، جو عقل کو عاجز کر دے، جس کے سامنے عقل ہتھیار ڈال دے اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ جو چیز عقل میں نہ آئے وہ معجزہ ہوتی ہے۔ معراج سرکار ﷺ کا معجزہ ہے اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ معجزے کی گواہی دے رہے ہیں۔ پتہ چلا ابوبکرؓ نے جو گواہی دی وہ نہ آنکھ کی گواہی تھی نہ عقل کی گواہی تھی۔ پھر ابوبکر کو سچ کیسے ملا سوچنے کی بات ہے، ارے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گن گانے والو۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ درس ہے اے لوگو جب تمہاری عقل کچھ کہے تمہاری فہم وفراست کچھ کہے تمہاری سوجھ بوجھ کچھ کہے۔ تمہارا تجربہ اور مشاہدہ کچھ کہے، اور نبی ﷺ کچھ اور کہے تو تم ایسا کرو اپنی عقل کا انکار کر دو۔ اپنی آنکھوں کو جھٹلا دو، اور نبی ﷺ کے فرمان کو مان لو تو تمہیں سچ مل جائے گا۔ جب تم اپنی فہم وفراست کو اپنی عقل وخرد کو اپنے تجربے اور مشاہدے کو نبوت کی دہلیز پر قربان کر دو گے۔ تو تمہیں سچ مل جائے گا۔ تم سچ کو پالو گے، سچ کا پتہ تو زبان رسالت سے چلتا ہے، اور صداقت کا معیار تو فرمان نبوت ہے۔

﴿ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 11

عظمتِ امام حسین علیہ السلام

دھنک

صفحہ نمبر

ہمارے ھیں حسین رضی اللہ عنہ 189

میں نے تو نماز تک قضاء نھیں کی 191

جہاں فھم و فراست گھٹنے ٹیک دیتی ھے 194

پھلے کربلا کے امتحان سے گزر کر تو دکھاؤ 195

جو زندگی کی بھیک نھیں مانگتے 195

ھم اپنی عقل کی ٹانگ اڑانے 197
کی کوشش کیوں کریں

باطل کے سامنے سر مت جھکانا 199

امام حسینؓ نے حق و باطل میں امتیاز رکھا 200

امام حسینؓ کے مقتل کی مٹی کو خبر دیتی ھے 202

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ با الله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له ونشهدان لااله الاالله وحده لاشريك لـه و نشهد ان سيدنا ونبينا وحبيبنا و كريمنا و رؤفنا ورحيمنا و مولنا وملجنا وما ونا محمدًا عبده ورسوله امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ولا تقولو لمن يقتل فی سبيل الله اموات صدق الله مولانا العلی العظيم وصدق رسوله النبی الكريم الامين ونحن علی ذالك لمن الشاهد ين والشا كرين والحمدلله رب العلمين۔

واجب التعظیم لائق صد تحریم علماء و مشائخ معززین علاقہ عوام اہل سنت یہ ماہ محرم الحرام ہے ۱۴۲۳ھ ختم ہوا ۱۴۲۴ھ کا آغاز ہوا خالق کائنات نیا سال ہمارے لیئے مبارک فرمائے اور امت مسلمہ اس وقت جس امتحان سے گزر رہی ہے اس میں سرخرو فرمائے دوست دشمن کی پہچان عطا فرمائے اچھے برے کی تمیز عطا فرمائے اور صحیح فیصلے کرنے کے قابل بنائے۔

یارو آج بھی وہی سرزمین دشمنوں کی زد پہ ہے جو آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے خون حسینؓ سے رنگی گئی امام عالی مقام سید الشہدا مظلوم کربلا سبط رسول جگر گوشہ بتول سیدنا امام حسینؓ محض ایک شخص کا نام نہیں وہ ایک استعارہ ہے وہ علامت ہے وہ نشانی ہے قربانی کی سرفروشی کی جانثاری کی بہادری کی۔

ہمارے ہیں حسینؓ

آپ نے وہ شعر سنا ہوگا۔ کہ ذرا انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
پھر ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؓ

مجھ جیسا کم فہم یہ سوچتا ہے کہ ہر قوم کو حسینؓ سے بھلا کیا غرض ہو سکتی ہے کسی سکھ کو کسی ہندو کو کسی مجوسی

کو کسی نصرانی کو کسی یہودی کو حضرت امام حسینؑ سے بھلا کیا محبت ہو سکتی ہے حضرت امام حسینؑ کو بھلا کیوں اپنانا چاہیں گے حضرت امام حسینؑ تو ہمارا ہے وہ ہمارا طرہ امتیاز ہے باقی قوموں کو حضرت امام حسینؑ سے کیا غرض ہے۔ میں عرض کروں گا یہ بات ذرا سمجھنے کی ہے میں کچھ باتیں ان خواص کیلئے جو اس محفل رنگ و بو میں تشریف فرما ہیں ان کیلئے عرض کرونگا لیکن کوشش کروں گا اس سطح پر آ کر بیان کروں کہ میرے تمام سننے والے وہ اس لطف و لذت میں شریک ہو جائیں

کیا چیز اچھی ہے کیا بری ہے اس کے دو پیمانے ہیں ناپنے کے دو طریقے ہیں ایک انسان کی طبیعت ہے اور ایک دین و مذہب ہے کچھ چیزوں کی اچھائی اور برائی کا پتہ دین و مذہب سے چلتا ہے کچھ چیزوں کا پتہ انسان کی طبیعت سے چلتا ہے۔ مثال کے طور پر شراب پینا بری بات ہے یہ ہمارے دین نے ہمیں سمجھایا سور کا گوشت کھانا حرام ہے یہ ہمارے دین نے ہمیں سمجھایا بے حیائی کا راستہ اختیار کرنا بری بات ہے یہ ہمارے دین و مذہب نے ہمارے ماحول ہماری تہذیب نے ہمیں سمجھایا لیکن سچ اچھا ہے جھوٹ برا ہے اس کیلئے دین و مذہب کی ضرورت نہیں ہر انسان وہ کسی علاقے کا کسی محلے کا کسی شہر کا کسی ملک کا وہ کسی رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والا ہو ہر انسان جانتا اور مانتا ہے کہ سچ اچھا ہے جھوٹ برا ہے بہادری اچھی ہے بزدلی بری ہے سخاوت اچھی ہے کنجوسی بری ہے یعنی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا پتہ دین و مذہب سے چلتا ہے کچھ چیزوں کا پتہ انسان کی طبیعت سے چلتا ہے ۔اس میں کوئی شک نہیں امام عالی مقامؑ نیک ہیں۔ پارسا ہیں۔ نمازی ہیں۔ عابد ہیں۔ زاہد ہیں۔ بلکہ عبادت گزاروں کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن حضرت امام حسینؑ کی فضیلت حضرت امام حسینؑ کی عظمت محض زہد و تقویٰ کی وجہ سے نہیں۔ نمازی اور پرہیز گار ہونے کی وجہ سے نہیں۔

ارے حسینؑ کی فضیلت صبر کی وجہ سے ہے۔ استقلال کی وجہ سے ہے۔ استقامت کی وجہ سے ہے۔ سرفروشی کی وجہ سے ہے۔ جانثاری کی وجہ سے ہے۔ بہادری کی وجہ سے ہے۔ اور قربانی کی وجہ سے ہے۔ یہ سرفروشی۔ یہ جانثاری۔ یہ صبر۔ یہ استقامت۔ یہ استقلال۔ یہ قربانی۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں

جن کو ہر قوم اچھا کہتی ہے اس کو اچھا کہنے کیلئے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے ہر قوم اس کو اچھا کہتی ہے۔ تو جناب والا جس صبر کا جس شجاعت کا جس بہادری کا جس جانثاری کا اور جانبازی کا مظاہر حضرت امام حسینؑ نے کیا یہ ہر قوم کیلئے باعث فخر ہے باعث عزت ہے۔

اے لوگو حسینؑ کی عظمت کو بے غبار تو ہو لینے دو
پھر ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

ہر قوم حسینؑ سے رشتہ جوڑنے میں فخر محسوس کرے گی یارو کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو امام حسینؑ کو الزام دیتے جو یزید کے ساتھ ہیں حامی ہیں جو یزید کو اچھا کہتے ہیں۔

میں نے تو نماز تک قضا نہیں کی

یارو وہ وقت یاد کیجئے عاشورہ کا دن ہے صبح کا وقت ہے امام عالی مقامؑ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اہل خیمہ سے نہیں حامیوں سے نہیں چاہنے والوں سے نہیں بلکہ لشکر اعداء کے سامنے دشمنوں کے سامنے حضرت امام حسینؑ محو خطاب ہیں۔ کہ اے لوگو تم میں سے جو مجھے جانتا ہے وہ بھی جان لے جو نہیں جانتا وہ بھی پہچان لے میں حسینؑ ہوں سبط رسول ﷺ ہوں جگر گوشہ بتول ہوں شیر خدا میرے بابا ہیں میرے اور میرے بھائی حسنؑ کے بارے میرے نانا جان نے فرمایا ہے۔

ان الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة

ارے میرے نانا جان نے مجھے اور میرے بھائی حسنؑ کو جنت کے نو جوانوں کا سردار فرمایا ابھی میرے نانا کے وہ صحابیؓ موجود ہیں تم ان سے پوچھ سکتے ہو تصدیق کر سکتے ہو اے لوگو بتاؤ میں نے کبھی کسی کے ساتھ ظلم کیا زیادتی کی کیا کسی کا حق مارا ہے کیا کسی کا ناحق خون بہایا ہے۔ اے لوگو میں نے تو نماز تک قضا نہیں کی میرا خون بہانا تمہارے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

یہ بات تو آپ نے سن لی لیکن یہاں دو باتیں سمجھنے کی ہیں وہ کیا ہیں پہلی بات یہ ہے اگر میں اپنے چاہنے والوں اور مریدوں کے درمیان بیٹھ کے یہ کہوں کہ جی میں بڑا عابد ہوں، زاہد ہوں نیکو کار

ہوں، پارسا ہوں، شب بیدار ہوں، تو ظاہر ہے چاہنے والے ہیں انہوں نے تو سبحان اللہ ہی کہنا ہے پتہ تو اس وقت چلے گا کہ میں کتنے پانی میں ہوں جب میری پارسائی کی باتیں ہوں میرے دشمنوں کے سامنے پھر جب ان کی زبان کھلے گی تو پتہ چلے گا میں کہاں کھڑا ہوں ٹھیک ہے ناں۔

ارے امام عالی مقامؑ دوستوں کے سامنے نہیں جان دینے والوں کے سامنے نہیں بلکہ لشکر اعداء کے سامنے دشمنوں کے سامنے اپنی پارسائی کا دعویٰ کر رہے ہیں اور کوئی چھوٹا دعویٰ نہیں فرماتے ہیں اے لوگوں میں نے کسی کے ساتھ ظلم نہیں کیا، زیادتی نہیں کی کسی کا حق نہیں مارا کسی کا ناحق خون نہیں بہایا میں نے تو نماز تک قضا نہیں کی میرا خون بہانا تمہارے لیے جائز کیسے ہوسکتا ہے وہ دو چار لوگ نہیں پانچ دس نہیں، پچاس نہیں سو نہیں بعض روایات کے مطابق بائیس ہزار اعداء کا لشکر ہے بائیس ہزار دشمنوں میں کوئی ایک مائی کا لال نہیں جس نے حضرت امام حسینؑ کو جھوٹا کہا ہو۔

اتنے بڑے لشکر میں کوئی ایک نہیں جو کھڑا ہو کر کہے کہ حسینؑ اتنے معصوم نہ بنو اتنے پارسا نہ بنو بے گناہ نہ بنو تم سے یہ خطاء ہوئی وہ لغزش ہوئی ہے۔ تم یہاں آئے ہو یہ بھی گناہ ہے ایک شخص ایسا نہیں جو حسینؑ کے دعوے کو جھوٹا ثابت کر سکے سب خاموش ہیں گویا زبان خامشی سے تسلیم کرتے ہیں اے حسینؑ ہم جانتے ہیں تم نے غلطی تو نہیں کی تم گناہ گار تو نہیں ہو لیکن ہم نے یزید سے سودا کر لیا ہے ہم نے تو جنت کے بدلے جہنم کو خرید لیا ہے۔ ہم نے اپنی تلواروں کا سودا کر لیا ہے۔ کوئی نہیں جو امام عالی مقامؑ کو الزام دے

واہ حسینؑ تیری عظمت کو سلام ہم نے سودا کر لیا ہے یزید سے اس لیے تمہاری یہ باتیں ہم پر اثر انداز نہیں ہوں گی تم بے شک بے گناہ ہو لیکن ہمارے معاملات پہلے طے ہو چکے ہیں۔ پتہ چلا وہ جو یزید کے حامی ہیں جو یزید کا لشکر ہے جو حسینؑ کو قتل کرنے کیلئے آیا ہے جس کی آنکھ میں مروت نہیں وہ لشکر بھی حسینؑ کو گناہ گار نہیں کہتا خطا کار نہیں کہتا سب خاموش ہیں دعویٰ پارسائی کے جواب میں کوئی الزام نہیں دیتا اے لوگو وہ یزید کا لشکر وہ مذموم ہے وہ قابل نفرت ہے لیکن حسینؑ کو گناہ گار نہیں کہتا آج اگر کوئی حسینؑ کو گناہ گار کہے اس کا انجام کیا ہوگا یہ آپ کو سمجھنا چاہیے۔

ذرا آپ کے ضمیر کو جھنجھوڑتا چلوں ذہن کے دروازے پہ دستک دیتا چلوں اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو نیک بنائے سعادت مند بنائے ہمارے خوابوں کی تعبیر بنائے خدانخواستہ کسی شخص کا بچہ غلط راستے پہ چل پڑے تو کیا وہ اپنے بچے کو چھوڑ دیتا ہے وہ تو ہر وقت اس چکر میں ہوتا ہے کسی طرح بچے کی غلط کاریوں پہ پردہ ڈالے اس کے گناہوں کو چھپائے لوگوں کے سامنے عام نہ ہونے دے اگر خدانخواستہ کسی شخص کا بچہ چوری کرتا ہوا پکڑا جائے حتیٰ کہ تھانے چلا جائے تو ہم تب بھی بھاگ دوڑ میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے جی وہ میرا بچہ تو بالکل معصوم ہے وہ کچھ برے لڑکوں کی صحبت میں پھنس گیا تھا وہ برے لڑکوں کے چکر میں آ گیا تھا ورنہ میرا بچہ تو بڑا اچھا ہے

ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میرے بچے کی برائی لوگوں کے کانوں تک پہنچے نہیں اس کے جرم کا لوگوں کو پتہ نہیں چلنا چاہیے وہ خطا کار ہی ہو حالانکہ حقیقتاً وہ مجرم ہے ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ ہمارے بچے کے بارے کسی کی زبان پر کوئی غلط جملہ نہ آئے ورنہ بچے کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ یہ بالکل راندۂ درگاہ ہو جائے گا اس کیلئے زندگی کا سفر مشکل ہو جائے گا۔

یارو جب ہمارے اپنے بچے کی بات ہو خدانخواستہ مجرم ہو واقعی گناہ گار ہو ہم اس کے گناہوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب نواسۂ رسول ﷺ کی بات آئے تو ہم اسٹیج لگائیں لوگوں کو بلائیں اور بتائیں کہ حسینؑ سے یہ خطا ہوئی یہ جرم ہوا ہے حسینؑ گناہ گار ہے خطا کار ہے معاذ اللہ کتابیں چھاپ چھاپ کے قرآن پڑھ پڑھ کے حسینؑ کے دامن کو داغ دار کرنے والو تمہیں اپنی اولاد سے تو محبت تھی اپنی اولاد کے گناہوں پہ پردے ڈالتے ہو جب نواسۂ رسول ﷺ کی باری آتی ہے تو تمہاری زبان کچھ اور گل کھلاتی ہے

پتہ یہ چلا ایسی بے ہودہ باتیں کہنے والے کم از کم حب رسول ﷺ کے دعوے دار نہیں ہو سکتے انہیں آل رسول ﷺ سے محبت نہیں ہو سکتی یہ تو ایک محبت کے پیمانے کی بات ہے۔

جہاں فہم وفراست گھٹنے ٹیک دیتی ہے

دوسری بات جو میں نے سمجھانی تھی امام عالی مقامؑ کے خطبے کے حوالے سے اے لوگو جب ہمارے نبی ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کیا دلیل دی تھی۔ اپنی نبوت کی ابھی چاند دو ٹکڑے نہیں کیا ابھی سورج الٹے پاؤں نہیں پھرایا ابھی پتھروں سے کلمہ نہیں پڑھوایا ابھی جانوروں نے سجدے نہیں کیئے ابھی درختوں کو اپنی بارگاہ میں نہیں بلوایا ابھی یہ معجزے نہیں دکھائے ابھی کوئی بھی معجزہ نہیں دکھایا کوئی دلیل نہیں دی نبوت کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا صفاء کے پہاڑ پہ کھڑے سرکار دو عالم ﷺ اپنی نبوت کی کیا دلیل دیتے ہیں اے لوگو مجھے صادق مانتے ہو، امین مانتے ہو

میری زندگی کے چالیس سال تمہارے سامنے ہیں تم بتاؤ کبھی میرے بچپن نے شرارت کی انگلی پکڑی کبھی میرے لڑکپن نے لغزش کا دامن تھاما کیا کبھی میری جوانی نے گناہ کا منہ دیکھا کیا میری زندگی کے چالیس سال میری صداقت کی دلیل نہیں ہیں۔ لوگو غور کرو جہاں بے حیائی پر لوگ فخر کرتے ہوں وہاں حیاء کی مثالیں قائم کرنے والا اللہ کا نبی ﷺ ہی تو ہوسکتا ہے جہاں پر قتل وغارت گری لوگوں کا شیوہ بن چکی ہو اور نسل در نسل خون بہانے کا سلسلہ جاری ہو۔ وہاں پہ امن وسکون کا درس دینے والا اللہ کا نبی ﷺ ہی تو ہوسکتا ہے جہاں انتقام اور بدلہ لینا لوگوں کی گھٹی میں پڑا ہو وہاں معافی کا درس دینے والا اللہ کا نبی ﷺ ہی تو ہوسکتا ہے میرے نبی ﷺ نے کوئی اور معجزہ پیش نہیں کیا کوئی اور دلیل نہیں دی اپنی نبوت کی دلیل دی قرآن کی زبان

فقد لبثت فيكم عمر من قبله افلا تعقلون

ارے اس سے پہلے زندگی تو تمہارے درمیان گزاری ہے تو کیا تمہارے پاس فہم وفراست نہیں ذہانت وفطانت نہیں تم سوچ سکتے ہو سمجھ سکتے ہو ایسی بے داغ زندگی یہ غیر نبی کی کیسے ہوسکتی ہے اے لوگو جو میں بات کہنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ اگر میرے نبی ﷺ کی چالیس سالہ بے داغ زندگی نبوت کی دلیل ہوسکتی ہے تو کیا حسینؑ کی پچپن سالہ زندگی بے گناہی کی دلیل نہیں ہوسکتی یارو یہ حسینؑ کی

صداقت کا اور بے گناہی کا وہ پیمانہ ہے جہاں عقل کو پسینے آجاتے ہیں جہاں فہم وفراست گھٹنے ٹیک دیتی ہے اور جہاں ہماری دانش مندی ہتھیار ڈال دیتی ہے یہ بات عقل سے ماورئی ہے۔

پہلے کربلا کے امتحان سے گزر کر تو دکھاؤ

یارو میرے نبی ﷺ نے حسن وحسینؑ کو جنت کے نوجوانوں کا سردار فرمایا کسی کے ذہن میں خیال آسکتا تھا کہ معاذ اللہ اقرباء پروری ہو رہی ہے ہمارے ہاں بھی تو ایسا ہوتا ہے ناں جب عہدے بانٹے جارہے ہوتے ہیں تو اپنوں کی یاد ستا رہی ہوتی ہے جیسے غالباً وہ ضمیر جعفری کا شعر ہے

کچھ بھتیجے ہیں چند سالے ہیں۔
عہدے تقسیم ہونے والے ہیں۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہیں بعض اوقات اپنوں کو نوازا جاتا ہے یارو جب میرے نبی ﷺ نے جب اپنے نواسوں کیلئے اعلان فرمایا کہ یہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں کسی کے ذہن میں خیال آسکتا تھا کہ معاذ اللہ یہاں پر بھی اقرباء پروری ہو رہی ہے اپنے نواسوں کو اپنے نور نظر کو جنت کی سرداری دے دی امت میں کوئی اور نیک نہیں تھا کوئی اور پارسا نہیں تھا کوئی اور پرہیز گار نہیں تھا کوئی اور شریعت کا پابند نہیں تھا ارے نہیں حسینؑ یہ اعلان فرمارہے ہیں اے میرے نانا کے امتیو اگر تم میں سے کسی کو جنت کی سرداری کا شوق ہے تو پہلے کربلا کے امتحان سے گزر کر دکھاؤ ذرا اپنے ہاتھوں سے اتنے سارے لاشے اٹھا کر پھر بھی ثابت قدم رہ کر دکھاؤ۔

جو زندگی کی بھیک نہیں مانگتے۔

یارو دراصل واقعہ کربلا کے اتنے مختلف پہلو ہیں اگر ان کو آدمی کھنگالنا شروع کردے تو ایک نیا جہاں اور نئی دنیا نگاہوں کے سامنے آئے گی میں وقت کی تنگی کے پیش نظر زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا صرف دو نقطے عرض کرکے اجازت چاہوں گا۔ کہ کربلا کے واقعات جب بھی آپ کھنگالیں یا سنیں کربلا کے حوالے سے جو بھی بات آپ کے کانوں میں پڑے آپ تقاریر سنیں آپ کتابیں کھنگالیں

تو پتہ چلے گا کہ کربلا میں ہر طرف پیاس کی شدت ہے پیاس کی پکار ہے پانی کی طلب ہے زبان پر کانٹے کھڑے ہیں ایسا ہے ناں ہر روایت میں ہر داستان کربلا میں پیاس کا ذکر بہت شدت سے ہے میں ایک بات پوچھنے کی جسارت کرنے لگا ہوں بھئی جن لوگوں نے حسینؑ پر پانی بند کیا تھا کیا انہوں نے روٹی بند نہیں کی ہوگی بھئی روٹی بھی تو بند کی ہوگی اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ نہیں جی روٹی کا ان کے پاس خاصا سٹاک(Stock) تھا بھئی اگر یہ بات مان بھی لی جائے تو سٹاک(Stock) تو اتنا ہی ہوگا جتنا راستے کیلئے درکار ہوتا ہے

یارو غور کرنے کا مقام ہے کہ وہ بڑے بڑے واعظین، ذاکرین جو بیان کرتے ہوئے لوگوں کے جذبات کو ابھارنے کیلئے تکلیف کی ہر جہت کو ہر مشکل کو لوگوں کے سامنے لاتے ہیں لیکن وہ پیاس کا ذکر کرتے ہیں مگر بھوک کا ذکر کوئی نہیں کرتا کوئی نہیں کہتا کہ وہ قافلے والے بھوکے بھی تھے کوئی نہیں کہتا کہ انہوں نے روٹی بھی مانگی تھی ہر ایک پیاس کا ذکر کرتا ہے بھئی میں مانتا ہوں کہ جب آدمی بھوکا بھی ہو اور پیاسا بھی ہو تو پیاس کی شدت زیادہ ہوتی ہے پیاس کی تلخی زیادہ ہوتی ہے پیاس کا جذبہ زیادہ اور شدید ہوتا ہے میں مانتا ہوں لیکن جن لوگوں نے پانی مانگا تھا بھئی سو بار پانی مانگا تھا تو ایک بار روٹی بھی مانگ لیتے نہیں یار و روٹی کی طلب نہیں بھوک کا ذکر نہیں ہر طرف پیاس کا ذکر ہے کیا وجہ ہے اور کیا سبب ہے کہ واقعہ کربلا کے حوالے سے پیاس کا ذکر ہے پیاس کی شدت ہے پیاس کی پکار ہے روٹی کوئی نہیں مانگتا بھوک کا تذکرہ کہیں نہیں۔

میں اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھا دوں توجہ ہے سائیں فرض کیا آپ اپنے گھر میں تشریف فرما ہیں کسی نے کنڈی کھٹکھٹائی آپ باہر گئے دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے پریشان حال ہے اور آپ سے کہتا ہے سائیں مجھے پیاس لگی ہے مجھے پانی تو پلا دیجئے تو آپ اسے پانی پلائیں گے بلکہ اگر توفیق ہوئی تو کوئی دودھ شربت بھی پلا سکتے ہیں بہرحال پیاسے کو پانی پلانا ثواب کا کام ہے آپ اس کی پیاس بجھا کے اندر آئیں۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد پھر دروازہ کھٹکا آپ باہر گئے تو ایک شخص کھڑا ہے پریشان حال ہے کہتا ہے سائیں روٹی کا سوال ہے تو آپ نے سوچا اگر پیاسے کو پانی پلا دینا نیکی

کا کام ہے تو بھوکے کو کھانا کھلا دینا بھی تو ثواب کا کام ہے آپ گھر آئے روٹی اٹھائی اس کے اوپر سالن رکھا اور بچے کو بلایا کہ جاؤ بیٹے باہر کوئی فقیر کھڑا ہے جاؤ اسے روٹی دے آؤ اے لوگو جب مانگنے والے نے پانی مانگا تو آپ نے اسے فقیر نہیں بولا مانگنے والے نے جب روٹی مانگی تو آپ نے اسے فقیر کہا بھکاری کہا پتہ یہ چلا کہ روٹی مانگنا بھیک مانگنا ہے پانی مانگنا بھیک مانگنا نہیں لوگو پانی مانگنا بھیک مانگنا نہیں روٹی مانگنا بھیک مانگنا ہے ارے یہ قافلہ جو انسانیت کے ماتھے کا جھومر ہے جن کی جبینوں پہ سجدے ناز کرتے ہیں جن کے اوپر عبادتیں ناز کرتی ہیں۔ رات جن کے قیام پر ناز کرتی ہے دن جن کے روزہ پر پرہیزگاری پر ناز کرتا ہے اہل بیت کا یہ قافلہ جو انسانیت کی عظمت کی دلیل ہے ارے یہ اس تنگی میں اس مصیبت میں اس پریشانی میں اس انتہا پر بھی اپنے دامن پہ داغ نہیں دیکھ سکتے یہ پانی تو مانگتا ہے ان کو بھوک کی طلب نہیں پیاس کا اظہار تو کرتا ہے لیکن بھوک کی طلب نہیں۔ اے لوگو جو یزید پلید سے زندگی کی بھیک نہیں مانگتا وہ روٹی کی بھیک کیسے مانگ سکتا ہے۔ اس لیئے روٹی کی طلب نہیں پیاس کی پکار ضرور سنائی دے گی۔

ہم اپنی عقل کی ٹانگ اَڑانے کی کوشش کیوں کریں۔

یارو واقعہ کربلا کے حوالے سے میں نے جو آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی اس پر ذرا گفتگو کر کے آپ سے اجازت چاہوں بھئی مجھے اعتراف ہے کہ شہادت کے موضوع کو میں آپ کے ذوق کے مطابق بیان نہیں کر پایا لیکن بہرحال چند باتیں سوچنے سمجھنے کی ہیں۔

خالق کائنات فرماتا ہے **ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات**

جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

مولا انہیں مردہ نہ کہیں اچھا مولا نہیں کہتے دراصل یہ کچھ ادب آداب کی بات ہوتی ہے مثلاً اس محفل میں کچھ ایسے شخص بیٹھے ہوں جو آنکھوں سے معذور ہوں، نابینا ہوں، دیکھ نہیں سکتے تو اگر کوئی بچہ ان کو اندھا کہہ کر بلائے تو روکیں گے بیٹا بری بات ہے بزرگ ہیں اچھی بات نہیں حافظ صاحب کہو

اب وہ بیچارہ آنکھوں سے معذور ہے اندھا ہے تو سہی لیکن اب اسے اندھا کہہ کر بلانا بری بات ہے دل آزاری کی بات ہے اسی طرح اگر کوئی شخص ٹانگوں سے معذور ہے وہ لنگڑا ہے تو سہی لیکن اسے لنگڑا کہہ کر بلانا یہ دل آزاری کی بات ہے ہم روکتے ہیں نہ کہو۔

یارو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میری راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو مولا نہیں کہتے تیرا فرمان ہے نہیں کہتے شاید یہ بھی کوئی ادب کی بات ہو گی۔ اب وہ قتل تو ہو گئے سر علیحدہ ہے ٹانگیں علیحدہ ہیں خون بہہ گیا روح پرواز کر گئی زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں کوئی قرینہ باقی نہیں زندگی کا سفر ختم ہو گیا ڈیڈ باڈی ہے لیکن تو کہتا ہے مردہ نہ کہو چلو نہیں کہتے لیکن مولا مردہ ہیں تو سہی گویا اللہ فرماتا ہے۔

ولا تحسبن الذین قتیلو فی سبیل الله امواتا

ارے جو خدا کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کے بارے میں یہ گمان بھی نہ کرو کہ وہ مردہ ہیں ذہن میں یہ تصور بھی نہ لاؤ کہ وہ مردہ ہیں یہ تصور یہ خیال تمہارے ذہن میں جگہ نہ پائے کہ وہ مردہ ہیں۔ **بل احیاء** بلکہ وہ زندہ ہیں **عندہ ربھم یرزقون** اپنے رب کے ہاں انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ وہ بغیر کھائے پیئے بغیر کیسے زندہ ہیں تو تمہیں پتہ ہو اپنے رب کے ہاں انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل الله اموات

جو خدا کی راہ میں قتل ہوا نہیں مردہ نہ کہو **بل احیاء** بلکہ وہ زندہ ہیں **ولکن لا تشعرون** البتہ تمہیں شعور زندگی نہیں ان کی زندگی کے بارے میں شعور نہیں ذرہ توجہ سائیں۔ اگر میں آپ سے کہوں کہ میں ایک نقطہ بیان کرنے لگا ہوں ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن میرا یہ نقطہ میری یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی تو ہو سکتا ہے آپ کو غصہ آئے کہ کاظمی صاحب نے ہمیں بے عقل سمجھا ہے کہتے ہیں سمجھ نہیں سکتے بھئی کہو ہم سمجھیں گے ہمیں شعور ہے ہمیں علم ہے آپ مجھے تو کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں شعور ہے ہمیں علم ہے مجھے تو جھوٹا ثابت کر سکتے ہو لیکن جب اللہ کہے کہ شہید زندہ ہیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں البتہ تمہیں شعور نہیں۔

جب میں کہوں تمہیں شعور نہیں مجھے جھٹلا سکتے ہو کہ کاظمی صاحب نے ہمیں بے وقوف سمجھا ہے ہمیں شعور ہے لیکن جب اللہ کہے تمہیں شعور نہیں اور تم کہو کہ مولا ہمیں شعور ہے کیا اللہ کو بھی جھٹلا دو گے ایک بندے کا یہ کام ہونا چاہیے نہیں یارو نہیں تو ماننا ہے کہ مولا تو نے کہا مردہ نہ کہو مولا ہم نہیں کہتے مولا تو نے فرمایا زندہ ہے ہم نے مان لیا وہ زندہ ہیں مولا تم نے فرمایا تمہیں ان کی حیات کا شعور نہیں ہم نے مان لیا ہمیں شعور نہیں ایک بندے کا کیا کام ہونا چاہیے بھئی اسے تو ماننا ہے مولا تو نے فرما دیا کہ وہ زندہ ہیں ہم نے مان لیا کہ وہ زندہ ہیں اگر لوگ یہ کہیں کہ جناب ان میں سانس نہیں ان کا دل نہیں دھڑکتا ان کی نبض نہیں چلتی ان کے اندر حرکت نہیں یہ بول نہیں سکتے یہ کیسے زندہ ہیں اگر یہ چلتے پھرتے ہوتے یہ بات چیت کر سکتے اگر دل کی دھڑکن ہوتی خون کی روانی ہوتی اگر سانس کی آمد و رفت ہوتی پھر تو ہمیں ان کی حیات کا شعور ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں شعور نہیں اس لیئے یہ تمام باتیں تو یہاں ختم ہو گئیں یہ تمام چیزیں تو شعور سے رشتہ جوڑنے والی ہیں بات ختم ہو گئی ہمیں تو اپنے رب کے فرمان کو ماننا ہے رب فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہیں اب وہ کیسے زندہ ہیں یہ اللہ جانتا ہے اس نے تو ہمیں کہہ دیا کہ تمہیں شعور نہیں اب ہم اپنی عقل کی ٹانگ اڑانے کی کوشش کیوں کریں جی وہ دراصل جسمانی طور پر نہیں روحانی طور پر زندہ ہیں بھئی جب اللہ نے فرمایا تمہیں شعور نہیں تو کیوں روحانی جسمانی کی باتیں کرتا ہے بس تمہیں شعور نہیں۔

باطل کے سامنے سر مت جھکانا

یارو حضرت امام حسینؓ کی عظمت کا ذکر کرنا حضرت امام حسینؓ کے غم کو یاد کر کے اشک بار ہونا حضرت امام حسینؓ کے ایصال ثواب کیلئے نذر و نیاز کا اہتمام کرنا یہ بے شک ہم اہل سنت کا طریقہ ہے۔ اور یہ حضرت امام حسینؓ سے محبت یہ ایمان کی علامت ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اے لوگو حضرت امام حسینؓ سے محبت کا دعویٰ کرنا اور چیز ہے اور اس دعوے کی دلیل پیش کرنا اور چیز ہے اے لوگو کبھی تم نے یہ سوچا کہ حضرت امام حسینؓ نے یہ زخم کیوں سہے تھے یہ تیر کیوں لگے تھے یہ خنجر کیوں چلا تھا

حضرت امام حسینؓ نے اپنے پیاروں کے لاشے اپنے ہاتھوں سے کیوں سمیٹے تھے وہ اپنے سر پے کفن باندھ کر میدان کارزار کی طرف کیوں چلے تھے کبھی اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے ناں ارے حضرت امام حسینؓ نے یہ سب کچھ کس لیئے کیا تھا انہوں نے ہمارے لیئے سنت قائم کی تھی کہ اے لوگو اگر باطل کا سامنا ہو باطل تمہارے سامنے کتنا طاقتور کیوں نہ ہو ارے وہ کتنا ظالم و جابر کیوں نہ ہو اس کے ہتھیار کس قدر زیادہ اور تیز کیوں نہ ہوں لیکن اگر مجھ سے محبت ہے تو باطل کے سامنے سر مت جھکانا اگر قربانی دینی پڑے اگر کوئی سختی سہنی پڑے تو مجھے یاد کرنا میں تو وہ ہوں جو جنت کے نوجوانوں کا سردار ہوں اگر میں بھی زخم کھا سکتا ہوں اگر میں بھی قربانیاں پیش کر سکتا ہوں تو اگر تو نے میرے دامن میں پناہ لینی ہے اگر میری چھتری کے نیچے آنا ہے میری چھاؤں میں آنا ہے میری سرداری کو قبول کرنا ہے اگر جنت میں جگہ پانی ہے تو میرے نقش قدم پر چلنا ہے پھر میرے طریقے کو اختیار کرنا ہے۔لیکن نہیں ہماری خواہش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح ہم سہولت میں رہیں آرام میں رہیں آسائش میں رہیں۔ہمیں کوئی تکلیف نہ ہو۔کوئی پریشانی نہ ہو کوئی دکھ نہ ہو ہمیں کانٹا تک نہ چبھے بلکہ اگر ہمیں ذرا سی تکلیف ہو تو ماشاءاللہ ہمارے پیر بھائی پہنچ جاتے ہیں سائیں ہم تو آپ کے مرید ہیں ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔اے لوگو کبھی حسینؓ کی تکلیف کو بھی سوچا ہوتا۔

امام حسینؓ نے حق و باطل میں امتیاز رکھا

بعض لوگ کہتے ہیں ناں اسی چیز کو دیکھ کے کہ اگر حضرت امام حسینؓ سچے ہوتے تو کربلا میں انکی مدد کیوں نہ ہوتی بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب کربلا میں مدد کیوں نہ ہوتی اے لوگو مدد کسے کہتے ہیں پیاس لگی ہو تو پانی پلانا بس یہی مدد ہے بھوک لگی ہو تو کھانا کھلا دینا بس یہی مدد ہے ذرا اس کو ایک مثال کے طور پر سمجھاتا ہے۔گرمیوں کے روزے ہوں اور آپ کا بچہ سات آٹھ سال کا بچہ آپ کہیں چلو اس بچے کو روزہ رکھواتے ہیں۔مسلمانوں کے اندر اللہ کے فضل سے یہ بڑی اچھی عادت ہے ابھی بچوں پے روزے فرض نہیں ہوتے لیکن روزے رکھوانا شروع کر دیتے ہیں۔تا کہ جب ان پر

روزے فرض ہو جائیں تو فرض کو پورا کرنا ان کے لیے مشکل نہ ہو اب سات اٹھ سال کا بچہ ہے گرمیوں کا موسم ہے اور رمضان کا مہینہ ہے آپ نے بچے کو روزہ رکھوایا شروع میں تو اس نے سحری کھائی ہوئی تھی ناں ذرا شوق سے وہ روزے سے رہا لیکن جب دن کے 2:00 بجے اب روتا ہے بابا مجھے تو بڑی پیاس لگی ہے مجھے تو بڑی بھوک لگی ہے اب بچے کا رونا بچے کا بلکنا بچے کا تڑپنا کیا دیکھا جاتا ہے نہیں تو کیا آپ اس بچے کو پانی پلا دیں گے نہیں۔

اسے لے چلیں گے آؤ میرے بیٹے کو روزہ لگ رہا ہے چلو بھی افطاری کیلئے سامان لے کے آتے ہیں آپ بازار میں پہنچتے ہیں پھل فروٹ کی دوکان پر بھئی میرے بیٹے کا روزہ ہے بھئی یہ چیز بھی دے دو، وہ چیز بھی دے دو میرا بیٹا روزہ افطار کرے گا کتنا مزہ آئے گا سموسوں اور پکوڑوں کی دوکان پر پہنچتے ہیں وہاں سے بھی کچھ نہ کچھ لیا بچے کا دل بہلایا گھنٹہ دو گھنٹے بازار میں گزار کے آئے اور پھر گھر میں آ کے بچے کو کھیل کود میں لگا دیا ویسے تو ہر وقت بچے کے پیچھے ڈنڈا لیے پھرتے تھے خبردار کھیل کے پاس گئے تو، بیٹھ کے پڑھو کتاب کھولو لیکن اب خود باقی بہن بھائیوں کو کہتے ہو کہ ذرا بچے کے ساتھ کھیلو ذرا اس کا دل بہلاؤ تا کہ اس کا دھیان بٹا رہے اور کسی طرح روزہ پورہ کر دے۔

حالانکہ اس کو کھانا کھلا دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے، پانی پلا دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے ارے یہ تمام چیزیں موجود ہیں دسترخوان سجا ہوا ہے ارے بچے کی بھوک بھی مٹائی جا سکتی ہے اور پیاس بھی بجھائی جا سکتی ہے لیکن نہیں دراصل وجہ یہ ہے کہ کسی طرح اس کا حوصلہ بڑھا کے اس کا روزہ پورا کرا دیں اے لوگو حضرت امام حسینؓ کیلئے یہ مدد آنا تو کوئی بڑی بات نہیں تھی۔اگر ہمارے گھر میں کوئی ایک موت خدانخواستہ ہو جائے ایک نوجوان فوت ہو جائے ہم مدتوں اس کیلئے ترستے ہیں اور تڑپتے ہیں اگر ایک جوان بچہ گھر سے رخصت ہو جائے۔اے لوگو وہاں کتنے دن چراغ نہیں جلتا وہاں پر کتنے دن لوگ بے قرار رہتے ہیں کروٹیں بدلتے ہیں اور نیند آنکھوں سے روٹھی رہتی ہے وہ بہنیں بھائی کیلئے روٹی بچا بچا کے رکھتی ہیں بھائی گیا ہے ناں کہیں آتا ہو گا ماں جو ہے وہ بستر لگا رہی ہے اور باپ کی آنکھیں دروازے کی طرف لگی ہیں میرا لخت جگر وہ تو رنظر وہ کب آئے گا اور کب میں اپنی

آنکھوں سے اس کو دیکھ کے اپنی آنکھوں کو سیراب کروں گا۔اے لوگو گھر میں ایک موت ہو جائے ہم سے برداشت نہیں ہوتی مدتوں تڑپتے ہیں لیکن حضرت امام حسینؓ کا حوصلہ دیکھو اس نے کتنے لاشے خود اٹھائے ہیں اور کس طرح قربانی دی ہے۔اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو حضرت امام حسینؓ ثابت قدم کیسے رہ سکتے تھے یہ تو اللہ کی مدد ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے سر نہیں جھکایا ہے۔حضرت امام حسینؓ نے گھٹنے نہیں ٹیکے ہیں حضرت امام حسینؓ نے حق و باطل میں امتیاز باقی رکھا ہے باطل کو نہیں مانا ہے حق کی خاطر جان دی ہے یہ اللہ کی مدد کی بات ہے اگر اللہ کی مدد نہ ہوتو حضرت امام حسینؓ اس امتحان میں پورے نہیں اتر سکتے تھے۔

امام حسینؓ کے مقتل کی مٹی کو خبر رہتی ہے۔

اچھا ایک صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ دراصل امام حسینؓ کو یہ خیال نہیں تھا کہ ان کے ساتھ یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔اگر ان کو ذرا سا خیال ہوتا ناں کہ یہ کچھ ہو جائے گا تو پھر وہ یہ نہ کرتے۔

یارو آپ نے وہ حدیث سنی ہوگی کہ غالباً حضرت ام سلمہؓ کے حوالے سے کہ حضورﷺ بیدار ہوئے اور ام سلمہؓ کو ایک شیشی عطا فرمائی جس کے اندر مٹی ہے اور فرمایا کہ جبرئیل آئے تھے اور جبرئیل نے حسینؓ کی شہادت کی خبر دی ہے۔اور یہ حسینؓ کے مقتل کی مٹی ہے اور یہ نگاہ میں رکھنا جس وقت میرا حسینؓ شہید ہوگا۔اس وقت یہ مٹی خون بن جائے گی۔اور روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب امام عالی مقام کی شہادت ہوئی تو واقعتاً وہ مٹی خون بن گئی۔

یارو وہ مٹی شیشی میں بند ہے دور کربلا سے ہزاروں میل کی مسافت پر ہے مدینے میں ہے۔ہزاروں میل کی مسافت پر درمیان میں کوئی Link نہیں ہے کوئی رابطہ نہیں ہے کوئی تعلق نہیں ہے ہزاروں میل کی مسافت پر مٹی کو خبر ہوگئی حضرت امام حسینؓ کے مقتل کی مٹی کو کہ حضرت امام حسینؓ شہید ہو گئے ہیں۔ارے حضرت امام حسینؓ کے مقتل کی مٹی کو خبر رہتی ہے حضرت امام حسینؓ بے خبر کیسے ہو سکتا ہے ارے امام حسینؓ کے مقتل کی مٹی کو خبر رہتی ہے تو حضرت امام حسینؓ خود بے خبر کیسے ہو سکتے ہیں۔

حضرات مکرم ہم رب کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ مولا ہم امام عالی مقام سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ہمیں اس دعوے پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرما۔ہمیں امام عالی مقام حضرت امام حسینؓ کی سنت کو اپنانے کے قابل بنا۔

﴿ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 12

دُعائے جبریل علیہ السلام

دھنک

صفحہ نمبر

مسجدیں اوور فلو Over flow 202

دعائے جبرئیل علیہ السلام 207

فضائل کوثر 210

مقصد تخلیق انسان 212

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتو كل عليه و نعوذ با الله من شر ور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادى له ونشهدان لااله الاالله وحده لاشريك لـه و نشهد ان سيدنا ونبينا وحبيبنا و كريمنا و رؤفنا ورحيمنا و مولنا وملجنا وما ونا محمدًا عبده ورسوله امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطينك الكوثر فصل الربك وانحر صدق الله مولانا العلى العظيم وصدق رسوله النبى الكريم الامين ونحن على ذالك لمن الشاهد ين والشا كرين والحمدلله رب العلمين۔

مسجداوورفلو(Over Flow)

حضرات مکرم ماہ رمضان المبارک ہے۔رب کی رحمتوں کی برسات ہے اور وہ لوگ جو عام دنوں میں مسجدوں میں نہیں آتے ماہ رمضان میں ماشاءاللہ مسجدیں اوورفلو(Over Flow) کر رہی ہوتی ہیں۔اسی طرح نیکی کے کاموں کی رغبت ماہ رمضان میں زیادہ ہوتی ہے۔وجہ کیا ہے جیسے باہر کے ممالک میں یورپ میں، امریکہ میں بعض تجارتی ادارے اپنی مصنوعات کو فروغ دینے کیلئے لوگوں کو ارسینٹو(Irsentive) دیتے ہیں۔رغبت دلاتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ بائی ون اینڈ گیٹ ون فری (Buy One & Get One Free) کہ ایک چیز خریدو اور دوسری اس کے ساتھ مفت لے لو تو لوگ پیچھے بھاگ پڑتے ہیں کہ ایک چیز کے دام میں دو چیزیں مل رہی ہیں تو موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہیے وہ ایک کے دام میں دو چیزیں مل رہی ہوتی ہیں اور یہاں ایک کے بدلے میں 70 کا ثواب مل رہا ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ لوگ اس کے پیچھے جاتے ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لالچ اچھی چیز ہے یا بری چیز ہے، لالچ بری بلا ہے، بری چیز ہے، ہمیشہ اس کی مذمت ہوتی

ہے۔لیکن وہ لوگ جو کہ ماہ رمضان میں مسجدیں آباد کرتے ہیں اور سارا سال دور رہتے ہیں وہ جو باقی سال میں نیکی کی طرف راغب نہیں ہوتے ماہ رمضان میں نیکی کی طرف آمادہ ہوتے ہیں کیا ان کو کوئی برا کہتا ہے، کیا ان کی کوئی مذمت کرتا ہے کیا کوئی کہتا ہے کہ یہ لالچی ہے دیکھو جب ایک کے سترمل رہے ہیں تو چلے آئے ہیں ویسے تو توفیق نہیں ہوتی پتہ یہ چلا کہ لالچ بری چیز ہے اگر پیسے کا لالچ ہو اگر مال کا لالچ ہو دنیا کا لالچ ہو، عہدے اور منصب کا لالچ ہو تو بری چیز ہے لیکن اگر ثواب کا لالچ ہو اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کا لالچ ہو تو بری چیز نہیں ہے۔

دعائے جبریل علیہ السلام

نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں منبر پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔منبر پر پہلا قدم رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں آمین۔پھر دوسرا قدم رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں آمین۔پھر تیسرا قدم رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں آمین۔صحابہ اکرام علیہم الرضوان حیران ہیں کہ آمین تو اس وقت کہی جاتی ہے جب دعا کی جائے ۔دعا تو کسی نے کی نہیں دعا کے بغیر آمین کا کیا سوال ہے۔جب بارگاہ رسالت میں استفسار کرتے ہیں تو آقائے دو جہاں ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے صحابہؓ جب میں نے منبر پر پہلا قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام نے دعا مانگی کہ وہ شخص ذلیل ورسوا ہو، اس کا خانہ خراب ہو جو ماہ رمضان پائے اور اپنی مغفرت کا سامان نہ کر سکے۔تو میں نے کہا آمین، پھر جبریل علیہ السلام نے دعا مانگی کہ وہ شخص تباہ ہو، اس کی ناک رگڑی جائے جو والدین میں سے کسی ایک کا بھی بڑھاپا پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر پائے۔میں نے کہا، آمین، پھر میں نے تیسرا قدم رکھا اور جبریل علیہ السلام نے دعا مانگی وہ شخص رسوا ہو اس کا خانہ خراب ہو جس کے سامنے آپ کا نام لیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔میں نے کہا آمین۔

دعا مانگنے والے جبریل علیہ السلام ہوں اور اس پر آمین کہنے والے میرے آقا ﷺ ہوں تو اس کی مقبولیت پر شبہ کرنا صاحب ایمان کا کام تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔اس حدیث سے بظاہر یوں محسوس ہوتا

ہے کہ اس دعا سے کچھ لوگوں کی تباہی اور خرابی طلب کی گئی ہے جسے عرف میں بدعا کہتے ہیں۔
گزارش ہے کہ اس حدیث میں کسی کے لئے خرابی یا تباہی مانگی نہیں گئی بلکہ صورت احوال واقعتاً پیش کی گئی ہے۔

یہ دعا ماہ رمضان کے حوالے سے تو بالکل واضح ہے۔ کہ جب اللہ کی رحمت تمہارے دروازے پر دستک دے رہی ہو، رب کائنات تمہیں نوازنے بخشنے اور انعام واکرام سے مالا مال کرنے کے لئے بہانے تخلیق فرما رہا ہو، لیکن پھر بھی تم مغفرت نہ کرا سکو، تمہاری ادنیٰ نیکیاں پھل پھول کر تمہارے سامنے آرہی ہوں۔ تمہاری کوتاہی عمل رب کی رحمت کے سامنے فراموش کی جارہی ہو، تمہاری سستی، غفلت اور بے ہمتی کا مداوا (شمار) اس طرح ہو رہا ہو کہ تمہاری ایک نیکی کے بدلے ستر نیکیاں شمار ہو رہی ہوں اور پھر بھی تم محروم رہو۔ پھر بھی بخشش نہ کرا سکو تو اس سے بڑھ کر تباہی اور خستہ حالی کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

یہ بددعا نہیں بلکہ تمہاری حالت زار کا نقشہ کھینچا جا رہا ہے کہ اس ماہ مقدس میں شیطان کو قید کر دیا جائے۔ ہر طرف نیکیوں کا چرچا ہو، قرآن کی تلاوت ہو اور پھر ایک رات ایسی آئے کہ ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل اس ایک رات کی عبادت ہو۔ اور تم پھر بھی نامہ اعمال کی سیاہی نہ دھو سکو، اپنے اچھے اعمال میں اضافہ نہ کروا سکو تو تم سے زیادہ سیاہ بخت اور کون ہو سکتا ہے۔
اگر سابقہ امتوں کی عمریں طویل ہوتی تھیں اگر وہ برس ہا برس عبادت میں، جہاد میں مشغول رہ کر رب کی رضا کا سامان کر سکتے تھے اگر ان کے عرصہ حیات میں وسعت کے باعث رب کی رضا جوئی کے امکانات زیادہ تھے تب بھی تمہارے لئے محرومی نہیں، تمہارے لئے برس ہا برس کی ریاضت وعبادت اور نفس کشی کی بجائے محض ایک رات کی عبادت میں وہ سب اجر وثمر رکھ دیا گیا ہے جس کی کوئی محض خواہش ہی کر سکتا ہے۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب اس قدر فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین ان کے لئے تنگ پڑ جاتی ہے (قدر کا ایک معنیٰ تنگی بھی ہے) یہ فرشتوں کا ہجوم اس لیئے آسمان سے اترتا ہے کہ رب کائنات انہیں دکھانے کہ

اے فرشتو یہ وہی میرے بندے ہیں جن کے بارے میں تم نے کہا تھا کہ یہ زمین پر دنگا فساد کریں گے اور خون بہائیں گے۔
اے فرشتوں تم نے میرے ان بندوں کا فسق وفجور تو دیکھا، ہوس ملک گیری تو دیکھی، خون کی پیاس تو دیکھی اے فرشتو تم نے میرے ان بندوں کو گناہوں میں غرق ہوتا تو دیکھا سرکشی اور نافرمانی تو دیکھی اب ذرا ان کی عبادت وریاضت بھی دیکھو۔
اے فرشتو رات جو میں نے آرام کیلئے بنائی ہے رات میں میرے ان بندوں کا خشوع وخضوع بھی دیکھو دن بھر بھوکا پیاسا رہ کر روزہ رکھنے کے بعد بستر کی طلب سے کنارہ کشی بھی دیکھو
بلکہ وہ عبادت دیکھو جو تم فرشتے ہو کر نہیں کر سکتے۔
اے ملائکہ تم تو ملائکہ ہو، تم تو فرشتے ہو، کھانے پینے سے بے نیاز ہو، میرے بندوں کا خود بھوکا پیاسا رہ کر دوسروں کی بھوک مٹانے کا جذبہ بھی دیکھو
تم فرشتے ہو، گناہوں سے پاک ہو اب ان گنہگار بندوں کو اپنے کئے پر نادم اور اپنے گناہوں پر اشکبار ہوتے بھی دیکھو تم فرشتے ہو، نیند کی طلب سے بالاتر ہو میرے ان بندوں کو نیند آرام قربان کر کے میری بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے بھی دیکھو یہ میرے گنہگار بندوں کی ہچکیاں، سسکیاں، ان کے آنسو، یہ آہ وفغاں، میرے قہر وغضب سے ڈرنے اور میری رحمت سے آس امید کی ادا، مجھے جتنی پیاری ہے۔
اے فرشتو تمہیں کیا معلوم ایک بچہ شرارت کر کے ماں سے تھپڑ کھاتا ہے۔ اس مجسم رحمت وشفقت کے ہاتھوں یہ سزا۔۔۔ بچہ پہلے حیرت زدہ ہوتا ہے۔ پھر اسی ماں کی گود میں منہ چھپا کر آنسو بہاتا ہے اور اپنے آنسوؤں سے مامتا کے جذبے کو ابھارتا ہے
میں تو اپنے بندوں سے ایک ماں کی نسبت ستر گناہ زیادہ محبت فرماتا ہوں جب میرا کوئی بندہ میری بارگاہ میں سر جھکا کر جھولی پھیلا کر میری رحمت مانگتا ہے اور اپنی خطاؤں کی معافی طلب کرتا ہے۔ تو میرے بندے کی یہ ادا مجھے جتنی پسند آتی ہے

اے فرشتو تمہیں کیا معلو مجب رب کائنات اپنے بندوں کو یوں نوازنا چاہے مغفرت اور بخشش کے بہانے تخلیق فرمادے اور بندہ پھر بھی اللہ کی رحمتوں سے جھولی نہ بھر سکے اور گناہ بخشوانے کا سامان نہ کر سکے تو اب اس کے لیئے اس سے بڑھ کر اور بدبختی اور محروم القسمتی کیا ہو سکتی ہے۔

فضائل کوثر

حضرات میں نے خطبے میں صحیفۂ انقلاب کی آیات بینات سے جو آیت کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اس کے مفہوم و معنی یہ ہیں۔ رب کائنات نے گویا یہ فرمایا **انا اعطینك الکوثر** اے محبوب ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا فرمائی ہے کوثر سے کیا مراد ہے مفسرین سے پوچھیئے وہ بتاتے ہیں کوثر سے مراد ہے خیر کثیر کوثر سے مراد ہے دونوں جہانوں کی بھلائی کوثر سے مراد وہ حوض کوثر بھی ہے جو جنت میں ہے ٹھیک ہے ناں۔ ارے کوثر دونوں جہانوں کی بھلائی ہے کوثر خیر کثیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کوثر عطا فرمادی اپنی نعمتیں اپنے محبوب ﷺ پر تمام کردیں دونوں جہانوں کی بھلائی اپنے محبوب ﷺ کی جھولی میں رکھ دی یہ کہنے کے بعد کیا فرمایا **فصل لربك وانحر** پس آپ نماز پڑھیئے اور قربانی دیجئے بڑا عجیب و غریب انداز ہے اچھا آپ نماز پڑھتے ہیں میں آپ سے کہوں بھئی نماز پڑھا کریں اس کا کیا مطلب ہوگا۔

اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے آپ نماز میں ڈنڈی مار جاتے ہیں ویسے تو سبحان اللہ ہم تو ڈنڈا مار جاتے ہیں ہماری تو بات ہی ایسی ہے جب میں کسی سے یہ کہوں کہ مہربانی کر کے نماز پڑھا کیجئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جناب آپ پہلے نماز کے اندر گڑبڑ کر جاتے ہیں نماز سے جی چرا لیتے ہیں نماز چھوڑ دیتے ہیں نماز نہیں پڑھتے مہربانی کر کے نماز پڑھا کریں

اور اگر میں کسی ایسے شخص کو نماز پڑھنے کا کہوں جو پہلے سے نماز پڑھتا ہو نمازی ہو پرہیزگار ہو اور میں اس سے کہوں کہ آپ نماز پڑھیں تو وہ کہے گا حضرت، اللہ کے حکم سے فضل سے مجھے نماز پڑھنے کی پہلے سے ہی توفیق ہے میں نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں میں تو مسجد میں امامت کرتا ہوں پڑھتا بھی ہوں

اور پڑھاتا بھی ہوں مجھے آپ کوئی اور نصیحت کیجئے میں اس پر عمل کروں گا ٹھیک ہے ناں۔ اللہ فرماتا ہے اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمادی پس آپ نماز پڑھیئے اور قربانی دیجئے ارے نماز پڑھنے کا حکم تو اس کو دینا چاہئے جو پہلے نماز نہ پڑھتا ہو، اور قربانی کا حکم تو اسے دینا چاہیے جو پہلے قربانی سے گریز کرتا ہو کیا سرکار دو عالم ﷺ کے بارے یہ تصور ذہن قبول کرتا ہے لیکن پھر بھی اللہ فرماتا ہے اے محبوب ﷺ آپ نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے کیا مسئلہ ہے

یارو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر اپنے محبوب ﷺ کے پردے میں ہم سے خطاب فرمایا ہے اور یہ فرمایا کہ اے محبوب ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو پہلے فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کو، کوثر عطا فرمادی ہم نے دونوں جہانوں کی بھلائی آپ ﷺ کے دامن میں رکھ دی اپنی نعمتیں آپ ﷺ پر تمام کردیں۔ اے محبوب ﷺ آپ ﷺ کو سب کچھ عطا فرمادیا جس کو سب کچھ عطا فرمادیا جس کو سب کچھ دے دیا اس کو بھی نماز پڑھنی ہے اور جس نے ہر وقت ہاتھ پھیلانے ہیں بھئی ہم نے ہر وقت ہاتھ پھیلانے ہیں یا نہیں کبھی صحت و سلامتی مانگنی ہے کبھی ہم نے اس سے رزق میں فراخی مانگنی ہے کبھی کاروبار میں ترقی مانگنی ہے کبھی بڑھاپے کی بیساکھی مانگنی ہے کبھی اولاد کے لیئے روشن مستقبل مانگنا ہے کبھی عزت مانگنی ہے نام و نمود مانگنا ہے مال و ملال مانگنا ہے دولت و ثروت مانگنی ہے عالی شان محلات مانگنے ہیں عالی شان پوشاک مانگنی ہے ارے ہماری خواہشوں کی کوئی حد ہے

ہزاروں خواہشیں ایسی ہیں کہ ہر خواہش پہ دم نکلے ہم نے تو اس کے سامنے ہر وقت ہاتھ پھیلانے ہیں ہر وقت سوال کرنے ہیں ہر وقت مانگنا ہے طلب کرنا ہے۔ اللہ نے گویا یہ فرمایا کہ اے میرے محبوب ﷺ جس کو سب کچھ دے دیا اس کو بھی حکم ہے وہ بھی نماز پڑھے اور وہ بھی قربانی دے تو جس نے ہر وقت سوال کرنا ہے وہ نماز اور قربانی سے گریز کیسے کرسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے پردے میں ہم کو حکم دیا ہے کہ اے میرے بندو نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔

مقصد تخلیق انسان

حضرات مکرم آخر میں صرف اتنا کہہ کے میں آپ سے پھر اجازت طلب کروں کہ دیکھئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں کس لیے پیدا فرمایا **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا اپنی عبادت کیلئے اپنی معرفت کیلئے

یارو یہ بھی ذہن میں رکھیے کہ جو چیز جس مقصد کیلئے بنائی جاتی ہے اگر وہ مقصد پورا نہ کرے تو اس کو پھینک دیا جاتا ہے ۔آپ پھل لے کے آئیں بازار سے کھانے کیلئے اگر وہ گل سڑ جائیں تو اسے سنبھال کے نہیں رکھیں گے خواہ وہ قیمتی ہوں خواہ اس پر کتنا پیسہ لگا ہو خواہ آپ نے جیب کاٹ کے اور پیٹ کاٹ کے وہ پھل خریدے ہوں لیکن اس کے باوجود اگر گل سڑ گئے ہوں تو اسے کھائیں گے نہیں اسے حفاظت سے بھی نہیں رکھیں گے اسے پھینک دیں گے کپڑا ہے ستر پوشی کیلئے پہننے کیلئے اگر ستر پوشی کے قابل نہیں رہا تو اسے پھینک دیا جائے گا قلم ہے لکھنے کیلئے اگر لکھنے کے قابل نہیں رہا اسے ضائع کر دیا جائے گا جو چیز جس مقصد کیلئے ہوتی ہے اگر وہ مقصد پورا نہ کرے تو اسے ضائع کر دیا جاتا ہے اسے پھینک دیا جاتا ہے

اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا اپنی عبادت کیلئے اپنی معرفت کیلئے اگر ہم اس سے لو نہ لگائیں اگر اس کے نام کی مالا نہ جپیں اگر اس کی دہلیز پر جبیں سائی نہ کریں اگر اس کی چوکھٹ پہ ماتھا نہ رگڑیں اگر اس کے سامنے سجدہ ریز نہ ہوں تو ہم کچھ بھی کرتے ہیں ۔لیکن پھر ہم نے اپنے مقصد تخلیق کو پورا نہیں کیا اور جو چیز اپنے مقصد تخلیق کو پورا نہ کرے اس کو ضائع کر دیا جاتا ہے اسے پھینک دیا جاتا ہے اگر ہم نے بھی اس کی عبادت نہ کی اس کی معرفت حاصل نہ کی تو ہمیں بھی ضائع کر دیا جائے گا ہمیں بھی پھینک دیا جائے گا اور جہاں پھینکا جائے گا ۔اور جس جگہ پھینکا جائے گا اس جگہ کو جہنم کہتے ہیں ۔

﴿وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 13

اِنعام یافتہ لوگ

دھنک

صفحہ نمبر

خاک شفاء	 217
دوستی کے نام پہ دھبہ	 218
غائب دان نبی ﷺ	 219
اے غیب کی خبریں دینے والے	 221
حقیقت محمدی ﷺ	 223
انعام یافتہ لوگ	 225

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتو كل عليه و نعوذ با الله من شر ور انفسنا ومن سيأت اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له ونشهدان لااله الاالله وحده لاشريك لـه و نشهد ان سيدنا ونبينا وحبيبنا و كريمنا و رؤفنا ورحيمنا و مولنا وملجئنا وما ونا محمدًا عبده ورسوله امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم صراط الذين انعمت عليهم صدق الله مولانا العلى العظيم وصدق رسوله النبى الكريم الامين ونحن على ذالك لمن الشاهد ين والشا كرين والحمدلله رب العلمين۔

واجب التعظیم لائق صد تحریم علماء ومشائخ مہمانان گرامی ثناء خوانان مصطفی ﷺ اور مکرم ومعزز حاضرین محفل رتہ ٹبہ کی سرزمین پر سیلاب رنگ ونور ہے میرے آقا ﷺ کی مدح سرائی کی محفل ہے میں اپنی گفتگو کے آغاز سے پہلے ایک معذرت کرتا چلوں مولانا خادم حسین سعیدی صاحب چونکہ سعیدی ہیں میرے والد گرامیؒ کے مرید ہیں ظاہر ہے ہر مرید کو اپنے مرشد کی تعریف کا شوق بھی ہے اور حق بھی ہے لیکن میں عرض کروں گا کہ جو محفل محبوب رب کائنات کی مدح سرائی کیلئے سجائی جائے اس میں کسی اور کی تعریف کرنے کا حق نہیں بنتا اس لیئے جو کچھ بھی انہوں نے کہا ان کی طرف سے میں معذرت خواں ہوں۔

حضرات مکرم یہ میرے آقا کریم ﷺ کی محفل ہے اور ہم سب غلامانہ حاضر ہیں ہمارا اعتقاد اور ایمان ہے کہ جس کی اس بارگاہ سے جتنی مضبوط نسبت ہوگی وہ اسی قدر اس سیلاب رنگ ونور سے جھولی بھر کے جائے گا۔

حضرات محترم مجھے یاد پڑتا ہے غالباً ایک سال پیشتر یہیں آپ کے شہر میں محفل نعت سجانے کا اہتمام تھا اور مجھ سے بھی وعدہ تھا۔ اور پتہ چلا کہ دین اور مذہب کے نام پر تخریب کاری اور دہشت گردی

نے جو اسلام کے خوبصورت چہرے کو دھندلا دیا تھا تو ایسے میں زبان بندی کی صورت نکلی تھی اور وہ محفل بھی ملتوی ہوئی تھی یارو دین کے نام پر جو نفرتیں پھیلانے والے ہیں ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا کہنا تو یہ ہے کہ

دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ دشمنی کو دبا ہی دیتا ہے
گرم کتنا ہی کیوں نہ ہو پانی آگ کو تو بجھا ہی دیتا ہے

اس لیئے ہمیں تو محبتوں کے زمزمے بکھیرنے ہیں اور ہمیں آقا کریم ﷺ سے اپنی غلامی کے اعتراف واقرار میں اپنی نجات کی راہیں تلاش کرنا ہیں محفل نعت ہے میں اسی مناسبت سے اپنی گفتگو کا آغاز کرتا ہوں شاعر کہتا ہے۔

ان کی محفل کے آداب کچھ اور ہیں
لب کشائی کی جرأت مناسب نہیں

شاعر گویا کہہ رہا ہے کہ آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض مدعا کرنا ہو حال دل بیان کرنا ہو تو ہونٹ ہلانا ضروری نہیں اور زبان سے بات کرنا لازی نہیں ہے۔

ن کی محفل کے آداب کچھ اور ہیں
لب کشائی کی جرأت مناسب نہیں
ان کی سرکار میں التجاء کیلئے
جنبش لب نہیں چشم تر چاہیے

کہ ہونٹ تو جھوٹ بھی بولتے ہیں لیکن آنسو تو جھوٹ نہیں بولتے اس لیئے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں جو کہنا ہے وہ آنسوؤں کی زبان سے کہو

اپنی روئیداد غم میں سناؤں کسے
میرے غم کو کوئی اور سمجھے گا کیا

شاعر گو یہ یہ کہہ رہا ہے کہ اپنی داستان غم ہر ایک کو تو نہیں سنائی جاتی اور یہ دکھڑے ہر ایک کے سامنے

تو نہیں روئے جاتے اور آنسو ہر ایک کے کندھے پہ سر رکھ کر تو نہیں بہائے جاتے اور زخم ہر ایک کو تو نہیں دکھائے جاتے آنسو اس کے سامنے بہائے جاتے ہیں جو آنسو پونچھنے کا ہنر جانتا ہو اور زخم اسی کو دکھائے جاتے ہیں جو مرہم رکھنے کا فن جانتا ہو

خاک شفاء

اپنی روئیداد غم میں سناؤں کسے
میرے غم کو کوئی اور سمجھے گا کیا
جس کی خاک قدم بھی ہے خاک شفاء
میرے زخموں کو وہ چارہ گر چاہیے

خاک شفاء کے حوالے سے عرض کرتا چلوں میں کسی کو گالی نہیں دے رہا میں کسی پر تنقید بھی نہیں کر رہا میرے والد گرامی کا فرمان ہے کہ آدمی گالی اس وقت دیتا ہے جب اس کے پاس دلیل ختم ہو جائے جب دلیل نہ رہے پھر آستینیں چڑھا کے گالیاں دینے پہ اتر آتا ہے اس لیئے میں کسی کو گالی نہیں دے رہا تنقید نہیں کر رہا باتیں نہیں بنا رہا صرف ایک سیدھی سادھی حقیقت ظاہر کر رہا ہوں کچھ لوگ وہ ہیں جو میرے آقا کریم ﷺ کی عظمت وشان کو مقام ومرتبے کو اس انداز سے نہیں مانتے جس طرح ہم اہل سنت ہم درود سلام پڑھنے والے ہم یارسول اللہ ﷺ کہنے والے مانتے ہیں کچھ لوگ اس طرح آقا ﷺ کی عظمت وشان کو نہیں مانتے جس طرح ہم اہل سنت مانتے ہیں لیکن جب مقام مقدسہ کا ذکر آتا ہے ذکر اسی انداز سے کرتے ہیں **مكة المكرمه مدينة المنوره** یار کبھی موقع ملے تو ان سے پوچھنا مدینے کو منور مانتے ہو اور جس کے نور سے مدینہ منور ہوا ہے اسے نور نہیں مانتے یارو مدینہ ہمیشہ سے تو منور نہیں تھا یہ تو میرے آقا ﷺ کے نور سے منور ہوا ہے عجیب لوگ ہیں جو کہتے ہیں سمجھتے نہیں

یارو مدینہ ہمیشہ سے منور نہیں تھا اس کا نام تو یثرب تھا اس جگہ کی مٹی سے وبائیں پھوٹتی تھیں بیماریاں

جنم لیتی تھیں میرے آقا ﷺ نے بھی کچھ صحابہ کو پہلے ہجرت کے لیئے روانہ کیا اور جب خود مدینہ میں جلوہ فگن ہوئے ۔تو وہ صحابی جو پہلے آئے ہوئے ہیں ان کو دیکھا بیمار ہیں علیل ہیں صاحب فراش ہیں نحیف ونزار ہیں میرے آقا ﷺ نے پوچھا ان کو کیا ہوا عرض کی سرکار ﷺ یہاں کی مٹی کا اثر ہے اس مٹی سے بیماریاں جنم لیتی ہیں اس مٹی سے وبائیں پھوٹتی ہیں۔

میرے آقا کریم ﷺ نے رب کی بارگاہ میں جھولی پھیلا دی مولا یہاں کی مٹی سے بیماریاں پیدا ہوتی ہوں گی پر اب تو میں یہاں پہ آ گیا ہوں ناں، مولا اب میرے قدم اس زمین کو لگے ہیں ناں۔ ان کی لاج رکھ لے اور آج کے بعد غبار مدینہ کو خاک شفاء بنادے یارو مدینہ ہمیشہ سے تو منور نہیں تھا وہ میرے آقا ﷺ کے نور سے منور ہوا ہے عجیب لوگ ہیں مدینہ کو نور مانتے ہیں آقا کریم ﷺ کو نور نہیں مانتے ذہن اور زبان کے درمیان رشتہ نہیں ہے جو کہتے ہیں سمجھتے نہیں۔

دوستی کے نام پر دھبہ

اس کی ایک مثال اور دیتا چلوں کہتے ہیں اللہ کے ولی کچھ نہیں کر سکتے یارو ان بیچاروں کو اتنا معلوم نہیں کہ ولی کہتے کسے ہیں ولی کہتے ہیں دوست کو، ولی کہتے ہیں محبوب کو، کہتے ہیں اللہ کے ولی کچھ نہیں کر سکتے بھئی کیوں نہیں کر سکتے میں آپ سے پوچھتا ہوں ڈاکٹر ثاقب خورشید سے بڑی معذرت کے ساتھ اگر خدانخواستہ یہاں کوئی پرویز مشرف کا دوست موجود ہو تو کیا خیال ہے وہ کچھ کر سکے گا یا نہیں اگر کسی کو کوئی شک وشبہ ہے تو اس سے پنگھا لے کے دیکھ لے پتہ چل جائے گا یارو پرویز مشرف کا دوست تو بہت کچھ کر سکے اور جو اللہ کا دوست ہے وہ کچھ بھی نہ کر سکے یہ اس سے دوستی کے نام پہ دھبہ نہیں ہے تو کیا ہے ماننا پڑھے گا جہاں پرویز مشرف کی حکومت ہے وہاں اس کے دوستوں کا بس چلتا ہے پھر یارو جہاں اللہ کی حکومت ہے وہاں اس کے دوستوں کا بھی بس چلتا ہے عجیب لوگ ہیں جو کہتے ہیں سمجھتے نہیں۔

غائب دان نبی ﷺ

ایک مثال اور عرض کرتا چلوں کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کو غیب کا علم نہیں وہ کیا کہتے ہیں اپنی بولی میں ان شہدوں کو یہ علم نہیں کہ نبی کا مطلب کیا ہے نبیؐ کہتے ہیں اس ہستی کو جو غیب کی خبر دے یہ لفظ نبیؐ کا مفہوم ہے یہ لفظ نبیؐ کا مطلب ہے جو غیب کی خبر دے اسے نبی کہتے ہیں اور وہ کہتے ہیں نبیؐ کو غیب کا علم نہیں یہ تو بالکل ایسی بات ہے کوئی بندہ آپ کے پاس آئے اور کہے کہ وہ جو فلاں آدمی ہے وہ جو بڑا حسین وجمیل ہے وجیہہ وشکیل ہے جاذب نظر ہے پرکشش ہے وہ جو بہت خوبصورت ہے اس کی تو بڑی بھیڑی شکل ہے وہ تو دیکھنے کے قابل نہیں کوئی کہے کہ وہ جو عابد ہے زاہد ہے شب بیدار ہے روزہ دار ہے نیکوکار ہے پرہیزگار ہے وہ تو پرلے درجے کا فاسق ہے فاجر ہے گنہگار ہے خطا کار ہے کوئی کہے کہ وہ جو سخی ہے فیاض ہے جس کی سخاوت کے ڈنکے پٹتے ہیں وہ تو پرلے درجے کا کنجوس ہے مکھی چوس ہے

یارو آپ کہیں گے عجیب بات کرتے ہو بھئی اگر وہ خوبصورت ہے تو بدصورت کیسے ہوسکتا ہے اور اگر بدصورت ہے تو خوبصورت کیسے ہوسکتا ہے اگر وہ سخی ہے تو کنجوس کیسے ہوسکتا ہے اور اگر کنجوس ہے تو سخی کیسے ہوسکتا ہے اور اگر نیکوکار ہے تو بدکار کیسے ہوسکتا ہے اور اگر بدکار ہے تو نیکوکار کیسے ہوسکتا ہے اگر نبیؐ ہے تو غیب سے بے خبر کیسے ہوسکتا ہے اور اگر بے خبر ہے تو نبیؐ کیسے ہوسکتا ہے

اچھا مجھے پتہ نہیں چلتا کہ لوگوں نے نبی پاک ﷺ کے علم کو ایک متنازعہ مسئلہ کیوں بنا دیا ہے وجہ کیا ہے غور کریں۔ اچھا یہ بتاؤ اللہ کے فضل سے سب مسلمان ہو اللہ کو مانتے ہو کبھی اللہ میاں سے ملاقات ہوئی آپ کی کبھی نہیں ہوئی کبھی نہیں دیکھا اچھا چلو ڈائریکٹ (Direct) نہیں دیکھا کبھی ٹیلی ویژن پر ریڈیو پر خطاب سنا ہو عزیز ہم وطنو نہیں تو نہیں دیکھا اللہ کو لیکن مانتے تو ہو تسلیم تو کرتے ہوں ماننا پڑے گا تسلیم کرنا پڑے گا اللہ ہے تو سہی اچھا کبھی فرشتوں کی زیارت ہوئی ہے کبھی آپ کا وفد گیا ہو ڈیلی گیشن (Deligation) گیا ہو نیگوشی ایشنز (Negoshiations) کے لیئے باہمی

دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے فرشتوں سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی لیکن مانتے تو ہو فرشتے ہیں تو سہی اچھا کبھی جنت کی سیر کی ہے کبھی سوچا ہے یار موسم بڑا اچھا ہے چلو پکنک (Picnic) منانے جنت چلتے ہیں کبھی نہیں لیکن مانتے ہو کہ جنت ہے تو سہی اچھا کبھی جہنم دیکھی ہے اللہ نہ دکھائے کبھی سوچا ہو یار سردی بہت ہے سردی بہت بڑھ رہی ہے آگ تاپنے جہنم چلتے ہیں کبھی نہیں اچھا کبھی جبریلؑ وحی لے کے تمہارے پاس آئے ہیں کبھی نہیں آئے میرا خیال ہے کبھی آئیں گے بھی نہیں اچھا قرآن کو اللہ کا کلام مانتے ہو کہ نہیں بے شک مانتے ہیں اچھا قیامت تو ابھی نہیں آئی ہم نے نہیں دیکھی لیکن کیا خیال ہے آئے گی کہ نہیں آئے گی۔

ضرور آئے گی اے لوگو ذرا سوچو خدا کو نہیں دیکھا لیکن مانتے ہو فرشتوں کو نہیں دیکھا مگر مانتے ہو جنت و دوزخ کو نہیں دیکھا مگر مانتے ہو قیامت کو نہیں دیکھا مگر مانتے ہو ارے کیوں مانتے ہو کوئی دلیل تو ہونی چاہیے بھئی یہ زمانہ ہے عقل و دانش مندی کا فہم و فراست کا سائنس و ٹیکنالوجی (Science & Technology) کا ہم کمپیوٹر ایج (Computer Edge) میں سانس لے رہے ہیں انسان چاند پر فتح و نصرت کے پھریرے لہرا رہا ہے اور ستاروں پر کمندیں ڈالتا ہے اور سائنس اپنی ترقی کی انتہا پہ ہے تو جو بھی مانو گے دلیل سے مانو گے عقل سے مانو گے ذہن سے مانو گے اے لوگو ان تمام چیزوں کو جانتے ہو مجھے بتاؤ تمہارے پلے دلیل کیا ہے زبان رسالت ﷺ کے سوا کوئی دلیل ہو تو پیش کرو ممکن ہے کوئی ذہین شخص کہے میں قرآن پیش کرتا ہوں بے شک قرآن کو تو ماننا ہی پڑے گا نہیں مانیں گے تو مسلمان کیسے ہونگے

لیکن اے لوگو قرآن تو خود منتظر ہے زبان رسالت ﷺ کا نبی پاک ﷺ بتائیں کہ یہ قرآن ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ قرآن ہے اے لوگو ذرا غور کرو نبی کریم ﷺ خبر دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے تو ہم مانتے ہیں نبی کریم ﷺ خبر دیتے ہیں کہ جنت و دوزخ ہے تو ہم مانتے ہیں نبی کریم ﷺ خبر دیتے ہیں کہ فرشتوں کا وجود ہے تو ہم مانتے ہیں نبی پاک ﷺ خبر دیتے ہیں کہ قیامت آئے گی تو ہم مانتے ہیں اے لوگو جس ہستی کی دی ہوئی خبر پر تمہارے ایمان کا دارومدار ہے اسی کو بے خبر

مانتے ہو اور اگر وہ بے خبر ہے تو پھر تمہارے ایمان کا اعتبار کیا اگر بے خبر کے کہنے پہ اللہ کو مانو گے تمہارے ایمان کو کون مانے گا ہم نبی پاک ﷺ کے علم کو اس لیئے نہیں مانتے کہ ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی عظمت ثابت کرنی ہے ارے ہماری حیثیت کیا ہے ہماری اوقات کیا ہے جو ہم سرکار دو عالم ﷺ کی عظمت ثابت کریں ہم سرکار دو عالم ﷺ کا علم مانتے ہیں تو اس لیئے کہ ہمارے ایمان کا اعتبار ہو جائے۔

اے غیب کی خبریں دینے والے

ایک مثال اور عرض کرتا چلوں وہ اس لیے کہ میں اس لیے زیادہ مثالیں پیش کر رہا ہوں کہیں ایسا نہ ہو لوگ کہیں کہ جس طرح مکھی زخم پہ بیٹھتی ہے ایک آدھ مثال کہیں سے ڈھونڈ کے لے آئے اگر آپ چاہیں تو مسلسل اسی بات پہ تقریر ہوتی رہے لیکن چونکہ مجھے اپنا مفہوم و مدعا اپنے انداز سے پیش نظر کرنا ہے اس لیئے صرف ایک بات اور عرض کرتا چلوں

یارو اگر میں آپ کے سامنے ذکر کروں حضرت جعفرؓ کا تو آپ سوچنے لگیں گے کہ پتہ نہیں کہ کس ہستی کا ذکر ہے حضرت امام جعفر صادقؓ کا ذکر ہے یا کوئی اور بزرگ ہیں یا حضرت جعفر طیارؓ ہیں اگر میں حضرت جعفر طیارؓ کا ذکر کرنا چاہوں تو جب تک ان کے ساتھ طیار کا سابقہ نہ بولوں طیار کا لفظ ان کے نام کے ساتھ نہ بولوں لوگ نہیں پہچانیں گے کہ کس ہستی کا ذکر ہے جب بتاؤں کہ حضرت جعفر طیار کا ذکر ہے تو پھر پتہ چلے گا کہ مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰؓ کے بھائی کا ذکر ہے۔

طیار آپؓ کا لقب ہے آپؓ کی پہچان ہے یہ آپؓ کی شناخت ہے صرف ہم اہل سنت کے نزدیک نہیں بلکہ کسی بھی مسلک کسی بھی فرقے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو ہر ایک حضرت جعفر طیارؓ کا ذکر کرتا ہے تو ان کی پہچان اور شناخت کیلئے طیار کا لقب ساتھ بولا جاتا ہے اچھا طیار کا کیا مطلب ہے یہ ط سے ہے ت سے نہیں ہے یہ تو آپ کو معلوم ہے طیارہ کہتے ہیں ہوائی جہاز کو تو طیار علماء جانتے ہیں مبالغے کا صیغہ ہے بہت زیادہ اڑنے والا حضرت جعفرؓ کو طیار بہت زیادہ اڑنے والا

کیوں کہتے تھے کیا آپ ؓ کسی ہوائی جہاز کے پائیلٹ تھے ظاہر ہے اس زمانے میں جہازوں کا وجود تو نہیں تھا تو کیا آپ ؓ کے پاس کوئی اڑھن کھٹولا تھا دنیا جانتی ہے اڑھن کھٹولا تو قصوں کہانیوں کی چیز ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں تو پھر بھی کہتے ہیں بہت زیادہ اڑنے والے کیا آپ ؓ کوئی پری زاد تھے آپ ؓ کے پر تھے کہیں جانا ہوتا تھا اڑ کے جاتے تھے نہیں وہ بظاہر ہماری طرح انسان تھے کوئی پری زاد نہیں تھے پھر آپ ؓ کو طیار کیوں کہتے ہیں یار و علماء تو جانتے ہیں جو مجھ جیسے ہیں ۔ ان کو ذرا بتاتا چلوں کہ آپ ؓ کو یہ لقب ملا آپ ؓ کی شہادت کے بعد جب آپ ؓ دنیا میں جلوہ فگن تھے جب آپ ؓ روح زمین پہ تشریف فرما تھے اس وقت آپ ؓ کو کوئی طیار نہیں کہتا تھا اس وقت آپ ؓ کو کوئی اڑنے والا نہیں کہتا تھا

طیار کا لقب ملا آپ ؓ کو آپ ؓ کی شہادت کے بعد کیوں ملا بات یہ ہے کہ میرے آقا کریم ﷺ تشریف فرما ہیں مدینہ منورہ میں اپنے صحابیوں ؓ کے جھرمٹ میں اور سینکڑوں ہزاروں میل مدینہ منورہ سے دور مسلمانوں اور کافروں کے درمیان معرکہ برپا ہے جنگ ہو رہی ہے میرے آقا کریم ﷺ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر اس جنگ کا حال اپنے صحابیوں ؓ کو بتا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اے میرے صحابیو ؓ مسلمانوں کے امیر کو کافروں نے شہید کر دیا ہے اب مسلمانوں کی فوج کا علم آیا ہے جعفر ؓ کے ہاتھ میں اور اب کافروں نے حملہ کیا اور انہوں نے حضرت جعفر ؓ کا بازو کاٹ دیا ہے لیکن جعفر ؓ نے علم گرنے نہیں دیا ہے بلکہ دوسرے ہاتھ میں تھام لیا ہے پھر میرے آقا ﷺ نے فرمایا کہ اب کافروں نے جعفر ؓ کا دوسرا ہاتھ بھی قلم کر دیا ہے لیکن جعفر ؓ نے علم اب بھی گرنے نہیں دیا بلکہ گردن اور جسم کے سہارے پکڑ لیا ہے پھر میرے آقا ﷺ نے خبر دی اب ظالموں نے جعفر ؓ کو شہید کر دیا ہے آخر علی المرتضیٰ ؓ کے بھائی ہیں ابو طالب کے فرزند ہیں ۔

میرے آقا ﷺ سے تعلق ہے ناطہ ہے رشتہ داری ہے آقا ﷺ گریہ فرماتے ہیں اشکبار ہوتے ہیں اور دعا مانگ کر اپنے صحابیوں ؓ کو بتاتے ہیں کہ جعفر ؓ تو جنت میں پہنچ گئے ہیں اور کافروں نے ان کے بازو کاٹ دیئے تھے ناں تو اللہ تعالیٰ نے ان کٹے ہوئے بازوؤں کی جگہ جعفر ؓ کو پر عطا

فرمائے ہیں اور وہ جنت کی فضاؤں میں اڑ رہے ہیں پرواز کر رہے ہیں لطف اندوز ہو رہے ہیں ۔ اٹکھیلیاں کر رہے ہیں جب میرے آقا ﷺ نے بتایا کہ جعفر ؓ جنت میں اڑ رہے ہیں تو پھر صحابہ اکرام ؓ نے ان کو طیار ؓ کہنا شروع کیا پہلے ان کو کوئی طیار نہیں کہتا تھا ۔ یہ لقب آپ ؓ کی شہادت کے بعد آپ ؓ کو ملا اب کوئی کسی مسلک سے ہو کسی فرقے سے ہو کسی نظریے کا حامی ہو کسی فرقے کا پیروکار ہو جعفر ؓ کو طیار سب مانتے ہیں لیکن یارو کبھی موقع ملے تو ان سے پوچھنا کہ جعفر ؓ کو طیار مانتے ہو اور نگاہ نبوت کو نہیں مانتے بھئی جنت میں دیکھ کر بتا رہے ہیں اس لیئے حضرت جعفر ؓ کو طیار کہتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہو پیٹھ پیچھے کی خبر نہیں ہے دیوار کے دوسری طرف کا علم نہیں ہے ۔ یار لوگ جو کہتے ہیں وہ سمجھتے نہیں ۔

حقیقت محمدی ﷺ

اپنی رُوئیداد غم میں سناؤں کسے
میرے غم کو کوئی اور سمجھے گا کیا
جس کی خاک قدم بھی ہے خاک شفاء
میرے زخموں کو وہ چارہ گر چاہیے
اور میں گدائے درشاہ کونین ہوں
شیش محلوں کی مجھ کو تمنا نہیں

شاعر گویا یہ کہتا ہے کہ آقا ﷺ میں یہ دعوہ تو نہیں کر سکتا کہ میں آپ ﷺ کی عظمت وشان سے پوری طرح واقف ہوں میری اوقات ہی کیا ہے ۔ میری حیثیت ہی کیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی عظمت وشان سے پوری طرح آشنائی کا دعویٰ کر سکوں وہ اس لیئے کہ میرے آقا ﷺ کی حقیقت وہ ہے جسے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا یارو یہ میرا جوش خطابت نہیں ہے یہ میرا زور بیاں نہیں ہے یہ رنگ آمیزی نہیں ہے یہ مبالغہ آرائی نہیں ہے یہ خیال و گمان کا خضیان نہیں ہے ارے یہ وہ حقیقت

ہے جس کا اظہار زبان رسالت ﷺ سے ہو رہا ہے۔ **یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقتا غیر ربی** اے ابوبکر تو نے میرے ساتھ زندگی گزاری ہے میرے شب و روز کو دیکھا ہے لیل و نہار کو دیکھا ہے میری سیرت اور میرے کردار کو دیکھا ہے میرے عادات و اطوار کو دیکھا ہے میرے ظاہر کو دیکھا ہے اپنی بساط کے مطابق میرے باطن کو دیکھا ہے میری بشریت کو دیکھا ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق میری نورانیت کو دیکھا ہے لیکن صدیقؓ کہیں یہ نا سمجھ بیٹھنا کہ تم میری حقیقت سے واقف ہو گئے ہو نہیں نہیں ارے نہیں **لم یعرفنی حقیقتا غیر ربی** میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا شاعر کہتا ہے کہ آقا ﷺ میرا یہ دعویٰ تو نہیں کہ میں آپ ﷺ کی عظمت و شان سے پوری طرح واقف ہوں آشنا ہوں لیکن آقا ﷺ مجھے کچھ نہ کچھ احساس ضرور ہے کہ میں کس بارگاہ میں کھڑا ہوں کس کے سامنے دست سوال دراز کر رہا ہوں کس کی چوکھٹ پہ صدا لگا رہا ہوں اور کس کی دہلیز کا منگتا اور بھکاری ہوں مجھے کچھ نہ کچھ احساس ضرور ہے۔

میں گدائے در شاہ کونین ہوں
شیش محلوں کی مجھ کو تمنا نہیں

آقا میں شیش محل نہیں مانگتا زمین، جائیداد بھی نہیں مانگتا مجھے درہم و دینار نہیں چاہیے مجھے مال و منال نہیں چاہیے مجھے سیم و زر کے انبار نہیں چاہیے سرکار ﷺ مجھے شیش محلوں کی تمنا نہیں ہے مجھے عالی شان مکانات میں رہنے کا شوق نہیں ہے میری تمنا کیا ہے خواہش کیا ہے آرزو کیا ہے سرکار ﷺ میری التجاء یہ ہے کہ

ہو میسر زمیں پر کہ زیر زمیں
مجھ کو طیبہ میں اک اپنا گھر چاہیے

کہ سرکار ﷺ میں تو آپ کی دہلیز کا بھکاری ہوں مجھے اور تو کچھ نہیں چاہیے میری خواہش یہ ہے کہ سرکار ﷺ اگر مجھے اس قابل سمجھیں تو جیتے جی مدینے میں مجھے ایک گھر عطا فرما دیں اور اگر یہ میری اوقات سے اونچی بات ہے تو سرکار ﷺ مرنے کے بعد قبر ہی عطا فرما دیں۔

ہو میسر زمیں پر کہ زیر زمیں
مجھ کو طیبہ میں اک اپنا گھر چاہیے

اور اسی نعت کا آخری شعر شاعر کہتا ہے

مدحت شاہ کون و مکاں کیلئے
صرف لفظ و بیاں کا سہارا نہ لو

وہ جس ہستی کی ثناء خوانی کر رہے ہو جس کی تعریف و توصیف کر رہے ہو ذرا سوچو تو سہی وہ ہستی کون ہے کیا اس کے حسن کا سراپا کیا لفظوں میں کھینچا جا سکتا ہے کیا الفاظ کی صورت میں اس حسن کو خراج تحسین پیش کیا جا سکتا ہے کیا وہ خد و خال وہ نقش و نگار وہ قد و قامت وہ سراپا وہ کیا لفظ و بیان کا مرہون منت ہو سکتا ہے جس ہستی کا ذکر کر رہا ہے اور جس سے محبت کا اظہار کر رہا ہے ذرا تجھے خیال ہونا چاہیے ارے تو زبانی کلامی محبت کا اعلان کرتا ہے تیرے زبانی کلامی محبت کے اعلان کی حیثیت کیا ہے ارے یہ وہ بارگاہ ہے جہاں محبت کرنے والوں نے سر کٹا کر محبت کی ہے اور گھر لٹا کے محبت کی ہے۔

مدحت شاہ کون و مکاں کیلئے صرف لفظ و بیاں کا سہارا نہ لو

شعر کہنا ہے اقبال اپنی جگہ
نعت کہنے کو خون جگر چاہیے

انعام یافتہ لوگ

حضرات مکرم تمہید میں آدھا گھنٹہ لگ گیا تقریر میں کتنا وقت لگے گا پھر نعت خوان حضرات سے معذرت کر لیتے ہیں لیکن میری کیفیت یہ ہے کہ کئی راتوں کی نیند مجھ پہ قرض ہے اور اب مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے کہ کسی وقت زبان اور ذہن کا رشتہ منقطع ہونے لگے اور اس لیے میں اپنی گفتگو کی بساط کو لپیٹنے کی فکر میں ہوں لیکن میں ایک بات مزید عرض کروں گا کہ یہ محفلیں صرف لطف اندوز

ہونے کیلئے نہیں ہیں، یارو یہاں ان محفلوں سے ہمیں کچھ لے کے جانا چاہیے

یارو میں آیا ہوں ملتان سے اور شاید آپ کو پتہ ہے یا نہیں ملتان مشہور ہے چار چیزوں کے لیئے گرد گرما گدا اور گورستان اچھا ملتان اگر گداگروں کیلئے مشہور ہے تو رتہ دبہ کے رہنے والوں کو بھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے ہر پاکستانی بحیثیت پاکستانی بین الاقوامی بھکاریوں کی صف اولین میں بڑے ممتاز مقام کا حامل ہے کسی کو بھی احساس کمتری احساس محرومی کا شکار نہیں ہونا چاہیے لیکن یارو میں بات کچھ اور کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ شاید آپ کا یہ تجربہ ہوا ہو کہ مانگنا ایک آرٹ ART ہے ایک فن ہے، مانگنے کیلئے سلیقہ چاہیے، طریقہ چاہیے اگر بے ڈھنگے طریقے سے اور بے ڈھنگے سلیقے سے مانگا جائے تو آدمی محروم رہ جاتا ہے جیسے شاعر نے کہا تھا کہ ہم ماتھے پہ بل ڈال کرے بازار سے گزرے ہم جیسے فقیروں کو کوئی دے بھی تو کیا دے بھئی اگر کوئی گردن اکڑائے چلا جارہا ہو طرم باز خان بنا جارہا ہو اس کی جھولی میں وہ خیرات کے سکے کون ڈالے گا اگر لینا ہو تو عاجزی انکساری چاہیے، سلیقہ اور طریقہ چاہیے اگر بے ڈھنگے طریقے سے مانگا جائے تو آدمی محروم رہ جاتا ہے۔

یارو کسی اور سے مانگیں نہ مانگیں کم از کم رب کی بارگاہ میں تو ہم سوالی ہیں ناں اپنے رب کی بارگاہ میں جھولی پھیلائے ہوئے ہم سب سوالی ہیں ہم نے کبھی سوچا کبھی خیال کیا کہ ذرا سلیقے سے مانگیں ایسا نہ ہو، کہ اپنے رب کی رحمت سے محروم رہ جائیں ہم نے تو پتہ نہیں سوچا یا نہیں سوچا لیکن وہ جو ہم سب کا پروردگار ہے، پالن ہار ہے، اس نے اس کا بھی لحاظ فرمایا کہ اے میرے بندو مجھے یہ گوارا نہیں کہ میرا کوئی بندہ میری رحمت سے صرف اس لیئے محروم رہ جائے کہ اسے مانگنا نہیں آتا۔

باری تعالیٰ نے فرمایا مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ میں خود سکھا دیتا ہوں سورۃ فاتحہ مانگنے کا وہ انداز ہے جو باری تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خود تعلیم اور تلقین فرمایا ذرا آپ سوچیں جب بھی کسی سے کچھ لینا ہو تو پہلے اس کی تعریف کی جاتی ہے، توصیف کی جاتی ہے۔ مدح سرائی کی جاتی ہے جی آپ بڑے سخی ہیں، بڑے فیاض ہیں آپ کی کیا بات ہے، بڑا چرچہ شہرت سن کے آیا ہوں لوگ بتاتے ہیں کہ وہ جو

دروازہ ہے دن رات کھلا رہتا ہے لنگر چل رہا ہے جو بھی جاتا ہے وہ جھولیاں بھر کے آتا ہے۔ کوئی بھی مایوس اور خالی نہیں پلٹتا میں بھی بڑی آس امید باندھ کے آیا ہوں جب اس کی تعریف کر چکو پھر اپنی بے بسی اور لاچاری کا اظہار کرو، جی میں بڑا غریب ہوں، نادار ہوں کنگال ہوں، مفلس ہوں، بے حیثیت ہوں میرے پلے کچھ نہیں ہے میری جھولی خالی ہے جب اپنی بے کسی اور بے بسی کا سوال کر چکو پھر سوال کرو۔ بچیاں جوان ہیں ہاتھ پیلے کرنے ہیں جہیز بھی بنانا ہے آئے گئے مہمانوں کی خاطر تواضع کرنی ہے یا اللہ کی رحمت کا آسرا ہے یا آپ جیسے سخیوں کی سخاوت پر بھروسہ ہے۔ یوں کہتے ہیں تو کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے۔ ٹھیک ہے ناں یارو رب کائنات نے بھی مانگنے کا ہمیں سلیقہ سکھایا ہے اے میرے بندو تم نے مجھ سے مانگنا ہے تو پہلے میری تعریف کرو **الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين**

مولا تمام تعریفیں تیرے لائق ہیں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، پالن ہار ہے، خالق ہے، مالک ہے، مولا تو رحمٰن ہے تو رحیم ہے تجھ سے بڑھ کر رحمت فرمانے والا کوئی نہیں ہے۔ تجھ سے بڑھ کر رحم فرمانے والا کوئی نہیں ہوسکتا، تجھ سے بڑھ کر مہربان کوئی نہیں ہوسکتا، مولا ماں اگر ایک بچے کو پالتی ہے اس کی رحمت کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے تیری رحمت کا عالم کیا ہوگا۔ مولا تو بدلے کے دن کا مالک ہے جس کو چاہے سزا دے جس کو چاہے جزا دے، جس کو چاہے نواز دے، جس کو چاہے محروم کردے، جس کو چاہے جنت عطا فرمادے، اور جس کو چاہے جہنم میں جھونک دے، مولا اگر تو اپنے کسی بندے پہ کرم فرمانا چاہے تو تجھے کہیں سے کوئی Senction کوئی Approval تو نہیں لینی پڑتی کوئی منظوری تو نہیں لینی پڑتی اور کسی کے سامنے جواب دہی بھی نہیں کرنی پڑتی پھر اپنی بے کسی اور لاچاری اور عجز و انکساری کا نقشہ کھینچو **اياك نعبد واياك نستعين** مولا تیرے بندے تیری چوکھٹ پے جبیں سائی کرتے ہیں تیری دہلیز پہ ماتھا رگڑتے ہیں، تیرے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں تیری عبادت و ریاضت میں مشغول تجھ سے بندگی کا رشتہ جوڑتے ہیں